

۱۱
 میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر علماء اسلام مشائخ عرب و عجم
 اور اکابر دینیہ کی مصدقہ عظیم الشان تحفہ کی کتاب لا جواب تاریخی و فتاویٰ

الدُّرُ الْمُنْظَّمَةُ

بَيْنَ حِكْمَتِهِ لَدَى النَّبِيِّ الْعَظِيمِ

تصنیف

شیخ الدلائل مولانا شیخ عبدالحق محدث الدہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حب الادب

حضرت مولانا حاجی امجد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ

بسم

میر طریقت حضرت اکبر صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی

دیس مجاہدہ آستانہ عالیہ شیردہ تافہ شرقیہ و شریف

ناشر

مولانا الخافضہ الہی الخاں ابراہیم محمدی بنو کبر نقشبندی

نالہ مکتبہ حضرت میاں صاحب شرقیہ و شریف شیرخوارہ

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا



بسمی

پیر طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد قسطنطنیہ
ذیب مجاہدہ آستانہ عالیہ شیر رتانی شرقیہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حادثہ مصیبت اولیٰ

اما بعد اضعف العباد المتیج بحرم ربہا ہادی محمد عبدالحق ابن مولانا النولوی شیخ محمد بن زید یار محمد الائمہ
عالمہ المدینۃ الفضلہ العظیمہ لمیلہ مولانا العلامة والجامع الفاضل المدینۃ الحرم ابی ابوالبرکات کن الدین المدینۃ شرب علی الخلیل
بغفرانہ واسکنہ بحیوۃ جنانہ بخیر متبرادران مومنین انراہ خیر خواہی کی عرض کرتا ہی کہ بعضی لوگ میلاد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے نہایت ہی بڑھتے ہیں اور اسکو بڑھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ لفظ میلاد
نبی نہ کہنا چاہیے اور یہ کہتے ہیں کہ اس کو خاص کرنا بیان میں بچا ہیے سو جانا چاہیے کہ یہ اوکھا بڑھا
اور بڑھا سمجھنا اسکو نہایت ہی بڑھ ہے لغو بالمدنہ اور یہ کہنا کہ لفظ میلاد نبی نہ کہنا چاہیے اور یہ کہنا کہ اوکھا
اس کو میلاد شریف کو خاص کرنا بیان میں بچا ہیے صحیح نہیں ہے محض غلط ہے جامع ترمذی جو صحاح
میں سے ہے اس میں ایک باب خاص سی ذکر میں ہے اس طرح پر باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سو میں دیکھیے کہ لفظ میلاد النبی ذکر ہے اگر لفظ کہنا منع ہوتا تو ہرگز وہ اسکو ذکر فرماتے اور میں
دیکھیے کہ بیان ذکر میلاد شریف کو خاص کرنا ایک باب میں دیکھیے ذکر فرمایا ہے اگر ناجائز ہوتا تو وہ اس طرح ہرگز
نکرتے جامع ترمذی میں اس باب میں بیان ہے کہ قیس بن خزیمہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میلاد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر بیان فرمایا ہے اس طرح کہ دلالت آنا در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفضل اور
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قباث بن اشیم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انت الکبرام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر رضی اللہ عنہ
من فی الابد اور جانا چاہیے کہ بعضی لوگ مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہایت ہی جلتے ہیں
اسکو بہت ہی بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مولد رسول اللہ کہنا چاہیے سو یہ جانا اوکھا اور یہ بڑھا سمجھنا اوکھا
ہی بڑھ ہے لغو بالمدنہ اور یہ کہنا اوکھا صحیح نہیں ہے ابن سعد ابن ابی الدین اور ابن عساکر نے روایت کی ہے

یہاں یوں لکھا
اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیدائش
میلاد النبی
کی کہنا صحیح
نہیں ہے بلکہ
اسکو بڑھا
سمجھنا چاہیے
اور یہ کہنا
کہ مولد رسول
اللہ کہنا
بہت ہی بڑھ
ہے اور اسکو
بڑھتے ہیں
اور کہتے ہیں
کہ مولد رسول
اللہ کہنا
چاہیے سو یہ
جانا اوکھا
اور یہ بڑھا
سمجھنا اوکھا
ہی بڑھ ہے
لغو بالمدنہ
اور یہ کہنا
اوکھا صحیح
نہیں ہے

حضرت امام ابی جعفر صادق محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سر کرادونہون فرمایا کان قد صلا علی الفیل
للنصف من الحرمین الفیل و بین مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس و خمسون لیلاً
سویس فی بین موجود ہے کہ حضرت امام ابی جعفر صادق رضی اللہ عنہ فی وقت بیان مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مولد رسول اللہ کا لفظ فرمایا اگر یہ کہنا منع ہوتا تو آپ اسکو وقت بیان مولد شریف کے ہرگز نہ فرماتے
حاشا چاہی کہ بعض لوگوں میں بیان مولد شریف میں نزاع و رد و کہ واقعہ و کلمات ثنائتہ اوتے
جسے گئی ہیں کہ اولو کیا یہاں ذکر کریں لغویاً و متناویہ یہی سنا گیا ہی کہ وہ یہی کہتے ہیں کہ اس کے بیان سے
کیا فائدہ ہے ہم تو ایکنہ پیدا ہو چکے ہیں ہمارے اختیار میں تو اس طرح پیدا ہونا نہیں ہے اگر کوئی دوسرا یا
آپ کے حال شریف کا ہوگا تو ہم اس طرح ادب پر عمل کریں گے مثلاً حال کہانے پینے سونے وغیرہ کا اوتے
بھی سنا ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بھلا آپ نے یہی کہی اپنا حال مولد شریف کا اور حال اپنی بیٹیاں
مبارک بیان فرمایا ہے یا آپ نے کہی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے
بیان فرمایا ہے کہ تم لوگ اسکو آپ کے خلاف بیان کرتے ہو یا کسی خلیفہ نے خلفاء راشدین میں سے
رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا اوسے بقیہ صحابہ عین تہا بعین تہا بیان مولد شریف کا اور آپ کی پیدائش
مبارک کا بیان کیا ہے اور جب قرون ثلثہ میں پایا نہ گیا تو یہ بیان کرنا بدعت سیئہ ہے اور بعضوں نے یہ سنا
گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ بیان مولد شریف تو مستحسن ہے بلکہ مستحب ہے اگر اسکا بیان تنہا پڑے لیوے لوگوں
میں نہ پڑے اور اس بیان شریف کو تکرار نہ کرے اس بیان مولد شریف کو اگر تکرار پڑے گیگا تو منع اور بدعت سیئہ
ہو جائیگا اور اس بیان مولد شریف کو شعرون میں ہی نہ پڑے اور چونکہ اور نیز یہی نہ پڑے ورنہ
بدعت سیئہ ہو جائیگا سو جاننا چاہیے کہ یہ جو وہ کہتے ہیں تو وہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ وارد ہی عند
ذکر اولیاء اللہ تنفیل الرحمۃ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت الہی نازل ہوتی ہے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذکر شریف کی وقت بطریق اولیٰ نزول رحمت الہی ہو سکے ہے چنانچہ تفسیر وارد ہے کہ آپ کے اس ذکر
کرنے والوں میں سے دروازے کھولے جاتے ہیں اور تمام ملائکہ اوتے کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور
نجات عذاب نیا و آخرت سے اولوں کے واسطے ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
اولوں کے واسطے واجب ہوتی ہے تو اس بیان مولد شریف میں بڑا فائدہ ہی نہ تھا اللہ سبحانہ و تعالیٰ
اور بروایات صحیحہ حدیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا حال لاد ث سوات
آپے آپ یا بسبب مذرت و برائی بیان کرنے منکرین کے یا بخوشی و درگاہت کیلکی صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کبریات و مرات بیان فرمایا ہے اور یہ بھی بروایات صحیحہ ثابت ہے

عقبات
مہار
فیل کا
نصف
خمس و
بکی فاصل
در بیان
اس تھا
اور پیدا
ہوئے
اول پاک
مسئلہ
عبد
سکا
پچھلے
کا تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال پیدائش انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کہی اپنی حال پیدائش کے ساتھ
بیان فرمایا ہے اور کہی آپ کی اپنی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ ہی
بیان فرمایا ہے اور اس طرح صحابہ و تابعین میں سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ ہی اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کے ساتھ
بھی بیان فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی آپ کی طرح کرنے کے واسطے آپ سے جارت
و اذن لیکے آپ کے سامنے اس طرہ ولادت باسعادت کو شعرون میں بیان کیا ہے اور آپ نے اذن کے
حق میں وقت طلبان کے اذن دیکر دعا فرمائی ہے کہ قل کا یفرض اللہ فان یعنی مجھ سے
کرو نہ تو میرے اندر ہمارے منہ کو مرو اسے دعا اذن کے واسطے ہے وہ طے خاطر اذن کے منہ کے کل خلل سے
نہ فقط دانتوں کے گرنے سے اور غلغلاہ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے
اور غیر سے امر کو کر کے اس بیان شریف کو لوگوں کے سامنے مناسبت ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ اور بعض بقیہ
صحابہ اور صحابیات اہمات المؤمنین وغیرہ سے اور تابعین اور تبع تابعین میں سے بھی بروایات صحیحہ اسکا
بیان کرنا ثابت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور شعرون میں بھی اس بیان شریف کو آپ کے سامنے
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے پڑا ہے کثرت ہو کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منبر
پر کثرت سے ہو کر اپنا نسب شریف اور حال پیدائش مبارک بیان فرمایا ہے چنانچہ بیان اسکا بتقیض حدیث
صحیحہ سے کتب معتبرہ سے عنقریب کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ سو یہ بیان مولد شریف ہرگز ہرگز منع و حجت
مستثنیٰ نہیں ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم بیان مولد شریف کا انکار نہیں کرتے ہم تو اسکو مستحق ملک
مستحب کہتے ہیں مگر اسکا بیان بطور روایت کر کے جس طرح کتب احادیث شریفہ میں بطور روایت ہے اور
بغیر روایت کے طور پر علیحدہ یہ بیان نہ کر کے کیونکہ اس طرح بیان کرنا درست نہیں ہے سو جاننا چاہیے
کہ یہ کہنا ادنیٰ صحیح نہیں ہے و دوزن طور سے حالات ولادت باکریت کا بیان کرنا کتب احادیث شریفہ
مستثنیٰ ہے چاہی بطور روایت چاہے بطور حدیث شریفہ کے بیان کرے اور یا چاہے احوال شریفہ
ولادت باکریت کو علیحدہ جو کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہوئے ہیں اور کوئی اسناد کے بیان کیے بیان کر کے
چنانچہ صحابہ اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے بھی کہی جائے اسناد و ذکر کئے حالات ولادت
باسعادت کو علیحدہ ہی بیان فرمایا ہے جیسا کہ اسکا حال روایات صحیحہ سے جو کہ ذکر کیا میں گے معلوم
ہو جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور جاننا چاہیے کہ بعض لوگ عمل مولد شریف کو جو کہ مروجہ ہے اسکا
بیان عنقریب ہو گا جبکہ وہ خالی محراب و منکرات مشرعیہ سے ہو اور اس میں تعین و تخصیص ہونا

بدعت سیئہ کہتے ہیں سورہ بھی اس طرح نہیں ہے بلکہ یہ بدعت حسنہ ہے بلکہ بعضی کا برعکس ہے آپ کے فضائل و عجز
 کے ذکر کو خصوصاً وقت ہذا و فضائل و مناقب کے اوپر پہلے منکرین کے مطاعن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اوپر اور عوام کے ذہنوں میں شیعہ اور شکوک ڈالتے وقت واجب علی الکفایہ فرمایا ہے بلکہ بعض کا عجز
 نے یہ فرمایا ہے کہ اگر مسلمانین کے دشمنوں کا حال مدیرہ حجت اسلامی ملاحظہ فرماوین خصوصاً اس زمانے
 میں کہ ہر جگہ وہ نشر فضائل اپنے پیغمبر کا اپنے دین کی ترویج کے واسطی اور لوگوں کو ترغیب دینے کی واسطی
 کرتے ہیں تو اتفاقاً مجلس مولود شریف کے موجب نشر فضائل و معجزات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ و التحیات
 ربیع الاول میں بلکہ ہر مہینے میں لازم و واجب جائیں چنانچہ بیان اسکا بھی تصریح ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ
 اور بعضے لوگ اس عمل مولود شریف کو جو ہر برس اوس دن میں ہو جو کہ موافق دن ولادت باسعادت
 اور و خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو بدعت سیئہ کہتے ہیں سورہ بھی اس طرح نہیں ہے بلکہ یہ بھی بدعت
 حسنہ و تقیین کی اصل بھی شرع شریف سے ثابت ہے اسکا بیان بھی اور جو اس پر لوگوں کا اعتراض تھا اسکا
 بیان بھی اور اسکا جواب بھی تفصیل بیان ہوگا اور جاننا چاہیے کہ اگر یہ عمل مولود شریف ہمیں
 تخصیص روز ہوا یا تقیین تخصیص روز ہو مگر اس میں داخل محرمات و منکرات ہو تو تمام کا برعکس
 متفق ہیں اس بات پر کہ اتفاقاً مجلس مولود شریف باو خالی محرمات و منکرات شرعیہ ناجائز ہے اس طرح کی
 کرنے کو وہ بھی نہیں تجویز فرماتے ہیں بلکہ اس طرح کی مجلس کرنا مکروہ فواتی ہے اس میں تمام علماء مجتہدین
 میں نزاع و اختلاف نہیں کیونکہ ہمیں باقی رہی یہ بات کہ بعضی علماء اس طرح کی مجلس مولود شریف کی صورت
 میں نفس مولود شریف کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام کہتے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اصل مولود
 شریف ہی سے منع کرنا بہت لائق ہے کیونکہ ہمیں بہت مفاسد حاصل ہوتے ہیں اور جو اس کا برعکس ہو
 میں وہ اس کے رد میں یہ فرماتے ہیں کہ تحریم تو ہمیں آئی ہے حرام چیز دن کی جہت سے وہ ایمین داخل کے
 ہے نہ باعتبار اجتماع کے واسطی ظہار شمار مولود شریف کے اگر مثل ایسا امور کے واقع ہوا اجتماع میں نماز
 جمعہ کے واسطی سلام و اللہ ہوگا نتیجہ اول سے لازم نہیں آتا ہی حرمت اجتماع کے نماز جمعہ کے لئے
 جیسا کہ یہ ظاہر ہے اور مجھے تو یہ بیشک دیکھا ہے بعضے ان امور کو رمضان شریف کی راتوں میں نزدیک
 اجتماع لوگوں کے نماز تراویح کے واسطی کیا حرام ہو جائیگا اجتماع بسبب ان امور کے وہ جو ملے ہیں ان کی ساتھ
 کلاماً یعنی ہرگز نہیں یوں بلکہ ہم کہتے ہیں اصل اجتماع نماز تراویح کے واسطی حسن ہے اور سنت ہے اور ترویج
 اور جو برے امور ملنے لگے ہیں ان کی وہ ترویج میں برے ہیں اس طرح ہم کہتے ہیں کہ اصل اجتماع
 ظہار شمار مولود شریف مکروہ ہے اور ترویج ہے اور ترویج جو ملے لگے ہیں ان کے طرف وہ برے ہیں

ان کو برا سمجھنا چاہیے اور یہ ہے نوا کے میں کہ مولانا نبی میں تعظیم مضاف کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم
 بیت اللہ زادہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تعظیماً و تشریفاً یعنی جب کسی چیز کی نسبت بڑے کی طرف کرتے ہیں یعنی
 کسی چیز کا علاقہ بڑی چیز سے لگاتے ہیں تو اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے جیسی مولانا کی اور ان کے
 موسیٰ مبارک اور خلیل شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گہرا اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام میں گہر کی تعظیم
 اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے اور یہ اضافت تحقیق کے وسطے کب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت جو
 اور حقیر اور ذلیل کی طرف کرتے ہیں جیسے والد انجام یعنی حجام کا بیٹا تو مولانا کی حقارت کرنا درست
 نہ ہو گا یہ لفظ کہتے کہ مولانا بدعت مذکور ہے یا اگر اسی یا حرام ہے یا مکروہ ہے اور یہ کہنا بھی درست نہیں
 کہ یہ رسالہ مولانا کے باطل کی ایک واسطی ہے عمل مولانا شریف جو کہ مستحسن ہے اور کوہم بدعت سیئہ و بدعت ضلالت
 حرام و مکروہ اور ممنوع ہرگز نہیں کہتے ہیں بلکہ جو کوئی ایسا بدعت و ممنوعات شرعیہ کے خلاف ہی منع کرتے
 ہیں اور اس مجرمات و ممنوعات شرعیہ کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام و مکروہ و ممنوع البتہ کہتے
 ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان کو ان مجلس مولانا شریف میں نہ کرنا چاہیے اور پاک و حلال اس مجلس شریف
 کو ان سے کہنا چاہیے اور جو بدعات حوام نے نکالیں ہیں انہی اور سب با محرمہ و منکرات سے ان کو
 اس سے خالی رکھنا چاہیے تاکہ باعث حرمان طریقیہ اتباع سے نہو چنانچہ ان سب کا بیان ہی
 بہت کتب مقبرہ کیا جا چکا ان شاء اللہ تعالیٰ اور چنانچہ ابھی کہ یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں
 کہ عمل مولانا شریف منع ہے اس واسطی کہ تعیین اس میں کی وقت کا دن کو ہویا رات کو لوگ کرتے ہیں ان تعیین
 اپنی طرف سے کرنا منع ہے اور بے تعیین ہرگز عمل مولانا شریف ہوتا نہیں ہے اس واسطی کہ بدعت سیئہ ہے
 سو یہ طرح نہیں ہے بلکہ تعیین وہ ممنوع و باطل ہے کہ جس میں یہ لحاظ ہو کہ فالانے روز معین میں بجالانا
 اس کا درست ہے اور اسکے سوا نا جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تشریع جدیدہ و تغیر حدود اللہ ہے
 اور اگر تعیین بغیر اس لحاظ کے ہی تو کچھ مضائقہ نہیں جیسا کہ تذکرہ و عظمت و واسطی لغت و ہدایت
 لوگوں کے جمیع وقفوں میں مذکور و مستحب ہے اور تعیین کرنا کسی روز کا روزوں میں سے اور تاریخ کا
 تاریخ ان میں سے اس واسطی ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بخشیدہ کا روئے
 واسطی و عظمت کی مقرر فرمایا تھا صحیح بخاری میں ہے عن ابی وائل کان عبداللہ یذکر الناس فی کل
 خمس انتہی اس بیان کو خوب تفصیل سے جناب حضرت مولانا و استادنا ابوالبرکات رکن الدین رحمہ اللہ
 بہتر اب قدس سرہ نے رسالہ مایۃ النبیین فی مسائل العبدین میں ترقیم فرمایا ہے جو جا ہی اس میں ملاحظہ
 فرمادی اور چنانچہ ابھی کہ جو لوگ قیام وقت و کروات با سعادت کے کرتے ہیں اور

بعضی لوگ مشرکین میں شمار کرتے ہیں اور قیام کو شرک کہتے ہیں اور حرام اور بدعت سیئہ سوبہ طرح نہیں ہے
قیام تعظیماً وقت و کردار و باسادات کے علاوہ محدثین محققین نے سمجھن فرمایا ہے اور بدعت حسنہ چنانچہ
اسکا بیان ہی تفصیل سے ہو گا سو اب جو کہ قوت بیان و قوت ذکر و شروع کرتا ہے اور اس سال کو اٹھہر یا تہ
مرتب کرتا ہے پہلا باب بیان میں سکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت باکرہ میں
پیش کیا یا بعد میں و برائی بیان کرنے منکریت کی یا بخوشی و درخوشی کی یا صبح کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم میں سے بکرات و مرآت بیان فرمایا ہے اور اس باب میں سات تفصیل میں پہلی فصل میں بیان
ہے اول حادثہ صحیحہ کا کہ جمین ذکر ہے کہ آپ نے اپنی ولادت باسادات کا ذکر فرمایا ہے اور اس میں
نہ مرت و برائی منکرین کا ذکر نہیں ہے اور یہی دلیل و درخوشی کا بھی اوس میں ذکر نہیں ہے و دوسری فصل
میں بیان ہے اوس روایات صحیحہ کا کہ جمین ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اپنے نائب
شریف اور پیدائش کا حال بیان فرمایا ہے بعد میں مرت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور ان میں سے پہلی ہی
تیسری فصل میں بیان ہے اول حادثہ شریفہ کا کہ جمین ذکر ہے کہ یہی دلیل و درخوشی کے اپنے ولادت
باسادات کا ذکر فرمایا ہے چوتھی فصل میں بیان ہے کہ یہی دلیل و درخوشی کے اپنے ولادت باکرہ کے ساتھ حال پیش
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی بیان فرمایا ہے پانچویں فصل میں بیان ہے کہ یہی دلیل و درخوشی کے اپنے
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور سید طرح صحابہ و تابعین میں سے بھی رضی
تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے چھٹی
فصل میں بیان ہے کہ یہی دلیل و درخوشی کے اپنے ولادت باکرہ کے ساتھ حال پیدائش خلفاء تابعہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی بیان فرمایا ہے اور یہی دلیل و درخوشی کے اپنے ولادت باکرہ کے ساتھ حال پیدائش بعض
ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے ساتویں فصل میں بیان ہے کہ یہی دلیل و درخوشی کے اپنے ولادت باکرہ کے ساتھ
جنی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کا علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور اس میں ہے کہ صحابہ و تابعین اور امتیج
تابعین میں بھی خلفاء راشدین کی پیدائش کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حال پیدائش مبارک
کے ساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہے جنوان اللہ تعالیٰ عنہم و دوسرا باب اس میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کے ساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہے جنوان اللہ تعالیٰ عنہم جمعین میں سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس حال ولادت
باسادات کو بیان فرمایا ہے اور اس باب میں تین فصل ہیں پہلی فصل میں بیان ہے کہ بعض
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت واذن لیکے مرح بیان کرنا
آپ کے سامنے اس حال ولادت باسادات کو شعرون میں بیان کیا ہے اور آپ نے انکی حق میں

وقت طلب ان کے اذن فرما کے دعا فرمائی ہے کہ قل لا یفرض اللہ فالہ مع بیان کرو نہ ٹوٹے تمہاری
 جس کو مراد اس سے دعا اونکی واسطی ہے واسطی حفاظت اونکی منہ کے کل خلیل سے نہ فقط دانتوں کے کہ سب
 دوسری فصل اس بیان میں ہے کہ اپنے خود بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مع و سکارم بیان کرنے کو
 فرمایا ہے اور انہوں نے اس مع شریف میں ولادت باسعادت کا بھی ذکر فرمایا ہے شہدوں میں کہنے
 ہو کے اور اس بیان میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطی میں سر کرنے
 کے واسطی فرماتے سجد میں واسطی خوب کہہ کرے ہوگی آپ کی مع اور شہدوں کی سجد بیان فرماتے تھے تیسری
 فصل میں بیان ہے اسکا کہ آپ کے سامنے آپکی مع بغیر طلب ان اور بغیر آپ کے فرماتے شہدوں میں
 عورتوں نے اور شہدوں نے اور لڑکیوں نے بیان کیا ہے اور آپ نے انکو منع نہیں فرمایا ہے اور اسکا بیان
 ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپکی مع میں آپ کے سامنے شعار ٹپسی اور
 اونکو دعا فرمائی کہ جبراک الیہ عائشہ خیر اور یہ فرمایا کہ نما اذ کرنے سرت کس درمی بکلام یعنی پس میں
 یاد نہیں کرتا ہوں کہ میں خوش کیا گیا اور سرور ہوا ہوں مثل اپنی خوشی و سرور کے تمہارے کلام کے ساتھ
 تیسری باب اس بیان میں ہے کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 ان سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور غیر سے بھی امر و سکوک کے اس بیان شریف کو سنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ
 سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور اس باب میں دس فصلیں ہیں بعد عشرہ مبشرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین پہلی فصل میں ہے بیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری
 فصل میں ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیسری فصل میں ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچویں فصل میں ہے بیان حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ
 تالی عنہ چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتویں فصل میں ہے بیان
 حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھویں فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن ابی وقاف
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوں فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کھاباب
 بیان میں ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اباب میں ہے بقیہ صحابہ اور صحابیات ام المؤمنین وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم جمعین سے مگر نظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین پر اکتفا
 کرتا ہوں اور اس باب میں تیس فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری
 فصل میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری فصل میں ہے بیان حضرت عبد
 بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا نچوین فصل میں لیا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھٹی فصل میں ہے
 بیان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتویں فصل میں ہے بیان حضرت عثمان بن ابی العاص
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھویں فصل ہے بیان حضرت زبید بن لہیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نویں فصل میں ہے بیان حضرت
 زید بن ابی سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دسویں فصل میں ہے بیان حضرت قیس بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارہویں
 میں ہے بیان حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہویں فصل میں ہے بیان حضرت عراض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 تیسریں فصل میں ہے بیان حضرت ابوالوارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودھویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوجہم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں فصل میں ہے بیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سولہویں فصل میں ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سترہویں فصل میں ہے بیان حضرت
 بن سلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھارہویں فصل میں ہے بیان حضرت وائل بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 انیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیسویں فصل میں ہے بیان حضرت
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیسویں فصل میں ہے بیان حضرت شہزاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوسید الخدیی رضی اللہ عنہ چھیسویں فصل میں ہے
 بیان حضرت ابوقحافہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوبیسویں فصل میں ہے بیان حضرت جابر
 بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھیسویں فصل میں ہے بیان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 چھیسویں فصل میں ہے بیان حضرت خویصہ بن خالد رضی اللہ عنہ ستائیسویں فصل میں ہے بیان
 حضرت ابولفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ام المومنین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا انیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیسویں
 فصل میں ہے بیان حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکیسویں فصل میں ہے
 بیان حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیسویں فصل میں ہے بیان حضرت حلیمہ سعدیہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا نچوان باب بیان میں ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اسباب میں
 ہے البین رضی اللہ تعالیٰ عنہم عجیب ہے مگر نظر اختصار ذکر بعض تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 کے اور انکے کاتبین اور بنی بایں اکیس فصلیں میں۔ پہلی فصل میں ہے بیان حضرت علی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
 تیسری فصل میں ہے بیان حضرت امام علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ چوتھی فصل میں
 ہے بیان حضرت امام ابو جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا نچوین فصل میں ہے بیان

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاتون
 فصل میں ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھویں فصل میں ہے بیان حضرت خالد بن
 سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوٹن فصل میں ہے بیان حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ محمد بن مسلم بن عبید بن
 عبد الدین شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تیسویں فصل میں ہے بیان حضرت انس رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ گیارہویں فصل میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن القبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہویں فصل میں
 ہے بیان حضرت زید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرہویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوالجہار
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودھویں فصل میں ہے بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں
 فصل میں ہے بیان حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سولہویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
 عنہ اسیسویں فصل میں ہے بیان حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ اٹھارہویں فصل میں ہے
 بیان حضرت عطاء بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انیسویں فصل میں ہے بیان حضرت داود بن ابی ہند
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیسویں فصل میں ہے بیان حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ عنہ اکیسویں فصل
 میں ہے بیان حضرت حنبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھٹا باب بیان میں ہے روایات صحیحہ کے
 جو کہ اسباب میں سے ہیں تابعین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن میں مگر نظر خصمانہ کہ بعض تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم جن میں سے وہ ایک تھا کہ تاہوں در اس باب میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حضرت امام محمد
 اور اس کا تفسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری فصل میں ہے بیان حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 تیسری فصل میں ہے بیان حضرت موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھی فصل میں ہے بیان
 حضرت وہب بن زعمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاتوان باب بیان میں ہے حقیقت عمل مولد شریف
 مروج کے اور اس باب میں بھی چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حقیقت عمل مولد شریف مروج
 اور حکم عمل مولد شریف مروج جو کہ خالی ہو محرمات و منکرات شرعیہ سے اور بلا تعین و تخصیص دور ہو جو کہ
 فصل میں ہے بیان حکم عمل مولد شریف جو کہ سرریں و سدان میں ہو جو کہ موافق دن و ولادت باکرامت ہو
 اور خالی ہو محرمات و منکرات شرعیہ سے تیسری فصل میں بیان ہے اصول تعین اور سہم بیان ہے
 واقع اخراجات کا جو کہ لوگوں نے اوپر کہے ہیں اور بیان اوکے جوابات صحیحہ کا چوتھی فصل میں بیان ہے
 حکم عمل مولد شریف جو کہ تعین و تخصیص یا بلا تعین و تخصیص ہو اور وہ سہم و داخل محرمات و منکرات
 شرعیہ ہو اللہ تعالیٰ ان باب بیان میں ہے قیام کے وقت ذکر ولادت باکرامت کے اور اس سے
 کا نام الدر المنظم فی بیان حکم عمل مولد النبی الاعظم رکھا اسی غفر جو قبول فرما دے

واخرج ابن سعد وابن عساکر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت من نخاع غير سفاح واخرج ابن سعد وابن أبي شيبة في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين النخبي صلى الله عليه وسلم قال قال النخبي من نخاع ولم يخرج من سفاح من لم يدم لم يصيب من سفاح ابجا يلية شقي لم يخرج الا من ملهرة واخرج العدي في مسند الطبري في الاوسط والبوليتم وابن عساکر عن علي بن ابي طالب النخبي صلى الله عليه وسلم قال خرجت من نخاع ولم يخرج من سفاح من لم يدم الى ان ولدني ابي وامی لم يصيب من سفاح ابجا يلية شقي واخرج البوليتم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يلق ابواي قط على سفاح لم ينزل الله عقلي من الاصلاب الطيبة الى الارحام الطاهرة من سفاح من لا يثقب شعبتان الا كنت في خير مما وفي حدیث ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله خلق المخلوق بعث جبريل فقسّم الناس قسمين قسم العرب قسما وقسم العجم قسما وكان خير قسم من العرب ثم قسم العرب قسم اليمن قسما وقسم مصر قسما وقسما وكان خير قسم الله في ترضيتم ثم اخرجني من خير من اناسهم رواه الطبراني وحسن العرق اسناده واخرج ابن عساکر عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ولد الله لعيني قط منذ خرجت من صلب آدم ولم ينزل

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ولد الله لعيني قط منذ خرجت من صلب آدم ولم ينزل

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ولد الله لعيني قط منذ خرجت من صلب آدم ولم ينزل

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ولد الله لعيني قط منذ خرجت من صلب آدم ولم ينزل

اور غصیب اور ان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
 جس سے بعد اسکے عمل روئے اور ان رضی اللہ عنہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے

واخرج ابن سعد عن طريق ثور بن زيد عن ابي الجحاف عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت احدى حین وضعتني سطح منها ذراعات لقصور بصري واخرج الطبرانی فی الاوسط والبعث والخطیب ابن عساکر عن طرق عن انس رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من لم يمتحى على بيتي التي ولدت محتونا ولم ير احدكم اتي وضحة الضحاة في خفاه واخرج الطبرانی عن ابی سید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا اعرب العرب لولدت في ترضع ثقات في بيتي خاتني يا تينني لحن وفي الموطأ الحديث عن ابی قتادة الاضا الخزرجي انه صلى الله عليه وسلم سئل عن صيام يوم الاثنين قال لا يا يوم ولدت فيه وانزلت على فيه النبوة لانه اول يوم اوحى الي فيه رواه مسلم لفظه سئل عن صوم يوم الاثنين قال فاك يوم ولدت فيه ويوم بعثت فيه وانزل علي فيه فالصفت لفظه بخانه انتهت مع شجره للعالمه الزرقاني باختصار المختصر اسطرحت بهت احاديث صحيح من اسباب بين بيان توليد طور منمنه كچه ذكر او فقا كرويا به كتب مستره سے واسد سبحانه وتعالى اعلم وعلم اتم

دوسری فصل میں بیان ہی اول روایات صحیح

کہ جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیر پر کھڑے

اور غصیب اور ان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
 جس سے بعد اسکے عمل روئے اور ان رضی اللہ عنہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے

اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے
 کہ اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے اولیٰ اللہ سے

کتاب بن خضر بن مدرکه بن الیاس بن مضر بن نزار و ما
 افترق الناس فقتلوا اهل الجنة الله فی خیر ما فخر جنت من من
 ابوی قلیم بنی شعیب من عهد الجاهلیة و خرجت من نخل و لم اخرج من
 سفح من لدن آدم حتی انت سبیح الی و امی فاما نیر کم نضار و غیر کم
 و الله سبحانه و تعالی اعلم و علمه اتم **قصی فی فضل** **فی بیان**
 اولی احوال نبی شریف و کما که جمیع ذکر است کسی کی درخواست کرنے سے
 اپنے اپنی ولادت با سعادت کا ذکر فرمایا ہے **رومی** عبدلہ بن
 مسعود عن جابر بن عبد الله الانصاری (القضائی ابن الصحابی) قال
 قلت یارسول الله ابی افدیک انت امی اخبرنی عن قول شیخی خلقه الله
 تعالی قبل الاشیاء فقال یا جابر ان الله تعالی قد خلق قبل الاشیاء
 نور نیک من نوره) إضافة تشریف و اشعار بانه خلق عجیب ان شاء
 متعبدہ ما الی المحصرة الربوبیة علی حدیثہ تعالی فی خلق فیہ من وجودہی ربانہ
 ای من نور ہو ذاتہ لا بمعنی انہما مادة خلق نوره نہا بل بمعنی تعلق الوجود
 بہ بلا واسطہ شیئی فی وجودہ احد شریح الوہاب اللدنیہ للعلامة القرطبی
 مع فی جعل فلک النورید بالقدرة حیث شاء الله و لم یکن فی ذلک الوقت
 لوح و لا قلم و لا حنہ و لا تار و لا ملک و لا اسماء و لا ارض و لا سم و لا قمر و لا جنتی
 لا انشی فلما اراد الله ان یخلق الخلق قسم ذلک النور ربعة اجزاء (ای ذوا فیہ

کتاب بن خضر بن مدرکه بن الیاس بن مضر بن نزار و ما
 افترق الناس فقتلوا اهل الجنة الله فی خیر ما فخر جنت من من
 ابوی قلیم بنی شعیب من عهد الجاهلیة و خرجت من نخل و لم اخرج من
 سفح من لدن آدم حتی انت سبیح الی و امی فاما نیر کم نضار و غیر کم
 و الله سبحانه و تعالی اعلم و علمه اتم **قصی فی فضل** **فی بیان**
 اولی احوال نبی شریف و کما که جمیع ذکر است کسی کی درخواست کرنے سے
 اپنے اپنی ولادت با سعادت کا ذکر فرمایا ہے **رومی** عبدلہ بن
 مسعود عن جابر بن عبد الله الانصاری (القضائی ابن الصحابی) قال
 قلت یارسول الله ابی افدیک انت امی اخبرنی عن قول شیخی خلقه الله
 تعالی قبل الاشیاء فقال یا جابر ان الله تعالی قد خلق قبل الاشیاء
 نور نیک من نوره) إضافة تشریف و اشعار بانه خلق عجیب ان شاء
 متعبدہ ما الی المحصرة الربوبیة علی حدیثہ تعالی فی خلق فیہ من وجودہی ربانہ
 ای من نور ہو ذاتہ لا بمعنی انہما مادة خلق نوره نہا بل بمعنی تعلق الوجود
 بہ بلا واسطہ شیئی فی وجودہ احد شریح الوہاب اللدنیہ للعلامة القرطبی
 مع فی جعل فلک النورید بالقدرة حیث شاء الله و لم یکن فی ذلک الوقت
 لوح و لا قلم و لا حنہ و لا تار و لا ملک و لا اسماء و لا ارض و لا سم و لا قمر و لا جنتی
 لا انشی فلما اراد الله ان یخلق الخلق قسم ذلک النور ربعة اجزاء (ای ذوا فیہ

کتاب بن خضر بن مدرکه بن الیاس بن مضر بن نزار و ما
 افترق الناس فقتلوا اهل الجنة الله فی خیر ما فخر جنت من من
 ابوی قلیم بنی شعیب من عهد الجاهلیة و خرجت من نخل و لم اخرج من
 سفح من لدن آدم حتی انت سبیح الی و امی فاما نیر کم نضار و غیر کم
 و الله سبحانه و تعالی اعلم و علمه اتم **قصی فی فضل** **فی بیان**
 اولی احوال نبی شریف و کما که جمیع ذکر است کسی کی درخواست کرنے سے
 اپنے اپنی ولادت با سعادت کا ذکر فرمایا ہے **رومی** عبدلہ بن
 مسعود عن جابر بن عبد الله الانصاری (القضائی ابن الصحابی) قال
 قلت یارسول الله ابی افدیک انت امی اخبرنی عن قول شیخی خلقه الله
 تعالی قبل الاشیاء فقال یا جابر ان الله تعالی قد خلق قبل الاشیاء
 نور نیک من نوره) إضافة تشریف و اشعار بانه خلق عجیب ان شاء
 متعبدہ ما الی المحصرة الربوبیة علی حدیثہ تعالی فی خلق فیہ من وجودہی ربانہ
 ای من نور ہو ذاتہ لا بمعنی انہما مادة خلق نوره نہا بل بمعنی تعلق الوجود
 بہ بلا واسطہ شیئی فی وجودہ احد شریح الوہاب اللدنیہ للعلامة القرطبی
 مع فی جعل فلک النورید بالقدرة حیث شاء الله و لم یکن فی ذلک الوقت
 لوح و لا قلم و لا حنہ و لا تار و لا ملک و لا اسماء و لا ارض و لا سم و لا قمر و لا جنتی
 لا انشی فلما اراد الله ان یخلق الخلق قسم ذلک النور ربعة اجزاء (ای ذوا فیہ

جیسا کہ روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ان ایسا دیکھا ہے اور میں نے
 ان ایسا دیکھا ہے اور میں نے

و عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 و سلم يعني ما بين هاتين الاضواء خمسة باذني ما بين هاتين الاضواء يقول ما
 ولد في الاسلام مولود اذكي و اهل من ابني بكر ثم عمر خديجة ابو القاسم
 بن جابر بن جرد و قد تقدم حديث الامام اننا نرى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عندنا و الله سبحانه و تعالی اعلم و اعظم و و سر اباب اس
 بيان من يذكر صحابه كرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین من سجد
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس حال و حالات باسعادت کو
 بیان کیا اور اس باب میں تین فضیلین ہیں **فصل پہلی** اسباب
 میں ذکر کیجئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم سے اجازت و اذن لیکے حج بیان کرتے کا آپ کے سامنے
 اس حال و حالات باسعادت کو شروع نہیں بیان کیا جو اور آپ
 ان کے حق میں وقت طلبان کے اذن فرما کر دعا فرمائی جو کہ قتل لا
 یغفر فی اللہ و خاک یعنی حج بیان کر نہ توڑی اللہ تعالیٰ کو منہ
 کو مراد اس کے دعا ان کی واسطے جو واسطے حفاظت دن کے تو جس کے
 کل خلل سوزن قطع و انتون کے گرنے سے خارج الحاکم و بطریق حق
 خیر بن اس قال ہاجرت لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ
 من حوکن فسمعت العباس یقول یا رسول اللہ انی ایدیانہ حاکم

اس میں سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ان ایسا دیکھا ہے اور میں نے
 ان ایسا دیکھا ہے اور میں نے

۱۔ ولادۃ طبت کنت طیباً فی الظلال ای ظلال الجنة فی صلب آدم و فی ہنوع
 بفتح الال ای الموضع کان آدم و حواء بی فی الجنة حیث یترق الورق ۲۔ ثم طبت
 انزلت فی صلب آدم البلاء الارض للبشر ۳۔ انت و لامضغة و لا علق ۴۔ بل لطفۃ ترکیب
 اسم جنس لطفۃ جمع لظفورة الشعر و مرغم و قد ۵۔ الجسم سراً احد الاصنام عبده ۶۔
 قوم نوح و اہل العرق ۷۔ منتقل من صاحب الی صاحب الی رحمہ ۸۔ اذ مضی عالم بدو الخمر من
 ۹۔ عالم آخر و ردت نار الخلیل کمتما مختباً فی صلبہ ظہرہ انت تولید الضمیر فی و ردت کیف
 یحرق ۱۰۔ ای لا یحرق بیکرک و انت فی صلبہ حتی احتوی بیک المہمین ای المفوظان کل
 نقص من خذوف علیا تحت ہا اطلق ۱۱۔ یاتی مشہد و انت لما ولدت اشرق لا عرق فہا
 بنورک لا فی ۱۲۔ سخن الان فی ذلک الضیاء فی النور و سبل الرشا و خرق ۱۳۔ و البیان من
 المخرج عند العربین الذی اوج عجزہ فی الکلمۃ الی فیہا آخر الصدر فلم یفرغ احدہما عن الآخر
 تحفہ و یمتاز بہا و قوله حتی احتوی بیک المہمین الخ اطلق جمع نطاق و ہی انواع
 جبال بعضها فوق بعض ای انواع و اوساط منها شہبت بالنطق الی تشہبہا و اوساط الناس
 ضرب ثلثی ارتفاع و توسط فی عشرہ و جملہ تحفہ بمنزلۃ اوساط الجبال و اراہبہ شرف
 و المہمین لفظہ ای احتوی شہدک الشاہد علی غفک علی مکان مقبول یطلق صفۃ الفضل
 محذوف من نسب خذوف و ہو ای ہذا اللفظ بکسر الحاء و کسر الال المبطۃ فی الاصل
 بہر و لا ثم جعل علیا علی امرأۃ الیاس بن مضر و ہی لیلی الضعافۃ لما خرجت تہر و لا خلف
 بنیہا الثلاثہ عمرو و عامر و عمر حین ندبہم اہل فطیوۃ فاطیوۃ علیہا ثم ضربت اللقب العالی فی
 کل شیء لانہا کانت ذات نسب انتہی باختصار و زیادۃ من محل آخر و انت سبحانہ تعالیٰ
 اعلم و علمہم و **و ک فضل** اس بیان میں ہے کہ آپ نے خود بعض صحابہ کو
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم مع و کرام بیان کیے کو فرمایا اور انہوں نے اس طرح شہادت
 میں ولادت با سعادت کا بھی ذکر فرمایا شعرون میں کہتے ہوئے اور اس بیان
 میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واسطے سے
 کہتے تھے مسجد میں وہ اوپر خوب کھڑے ہوئے آب کی مع اور مشہد کون کی
 جو بیان فرماتے تھے **فی شرح المواہب اللدنیۃ**
للغلامۃ الزرقۃ نے رحمۃ اللہ علیہ

<p>و قضا و مضوعه و دوا و مغیل برق بروق العارض المشتمل مجلد ۱۱</p>	<p>و مبرئ من کل غیر حیضه و اذا نظرت الی انفسه و ج شکل ایضا</p>
<p>فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يمينه في نحره وقام الى فصيل بينه وبينه وقال خيركم الله يا عائشة خير افما اذكر اني سررت كسر وري بكلامك الله سبحانه وتعالى اعلم و علمه ثم تكلم باب اس بيان من چكه تلفا و راشدين جو كه عشره مبشره مين سے بين رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ مبھی اسکا بيان کرنا ثابت ہو اور غیر سے بھی امراد سکو کر کے اس سان شریف کو ثناء ہے اور بقید عشره مبشره سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بيان کرنا ثابت ہو اور اس میں من فطرس ہیں بعدد عشره مبشره نبی اللہ تعالیٰ عنہم جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرماتے اور میں سو تھوڑا سا یہاں تیر کا وینا ذکر ہوتا ہے پہلی فصل میں ہے بیان حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئین عساکر فی فتح دمشق عن عیسیٰ بن جہب قال قال ابو بکر الصديق قال انما الکعبه و نذیرین عمرو بن نفیل قال عافیه امیرین ابی الله فقال ما ان ذالقی الذی تنظرنا و نکرکم و من ذال فطرس</p>	<p>و لوراک بوکر الصديق اعلم انک اسحق بشره حیث یقول صحیح و مبرئ من کل غیر حیضه و اذا نظرت الی انفسه و ج شکل ایضا</p>

«عشره مبشره رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین»

اول من یصلی بکعبه
ثانی من یصلی بکعبه
ثالث من یصلی بکعبه
رابع من یصلی بکعبه
خامس من یصلی بکعبه
سادس من یصلی بکعبه
سابع من یصلی بکعبه
ثامن من یصلی بکعبه
تاسع من یصلی بکعبه
عاشر من یصلی بکعبه
الحمد لله رب العالمین

و لوراک بوکر الصديق اعلم انک اسحق بشره حیث یقول صحیح
و مبرئ من کل غیر حیضه
و اذا نظرت الی انفسه و ج
شکل ایضا

فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يمينه في نحره وقام الى فصيل بينه وبينه
وقال خيركم الله يا عائشة خير افما اذكر اني سررت كسر وري بكلامك الله
سبحانه وتعالى اعلم و علمه ثم تكلم **باب** اس بيان من چكه
تلفا و راشدين جو كه عشره مبشره مين سے بين رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ
مبھی اسکا بيان کرنا ثابت ہو اور غیر سے بھی امراد سکو کر کے اس سان
شریف کو ثناء ہے اور بقید عشره مبشره سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا
بيان کرنا ثابت ہو اور اس میں من فطرس ہیں بعدد عشره مبشره نبی
اللہ تعالیٰ عنہم جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرماتے
اور میں سو تھوڑا سا یہاں تیر کا وینا ذکر ہوتا ہے **پہلی فصل** میں
ہے بیان حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ **آئین**
عساکر فی فتح دمشق عن عیسیٰ بن جہب قال قال ابو بکر الصديق
قال انما الکعبه و نذیرین عمرو بن نفیل قال عافیه امیرین ابی
الله فقال ما ان ذالقی الذی تنظرنا و نکرکم و من ذال فطرس

قال لم اكن سمعت قبل ذلك بنى يسطرو لاجبت فرجبت اريدون
من نوفل فقصت عليه الحديث فقال نعم يا بن ابي اخبرنا اهل الكذب
والعلماء ان هذا النبى الذى يتطو من وسط العرب باولى علم بالنسب ثم
وسط العرب نسباً قلت يا نعم يا يقول النبى قال يقول فليل الاله الا الظلم
لا يظلم قال فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم اتمت صدقته و
اخرج ابن عساکر فى تاريخ دمشق عن كعب قال كان اسلام ابى بكر
المسديق سببه بوجى من السماء وذلك ان كان تاجراً ياشم فخري
وكان نقصباً على تحكيم الزنا سب فقال لمن اين انت قال من مكة قال
من اينها قال من قريش قال فابش انت قال تاجر قال صدق الله و
انه بعثت بنى من قومك تكون ذرية فى حياة ونبطه بعد موت فاسلم
وذكر حتى بعث النبى صلى الله عليه وآله وسلم فجاه فقال يا محمد الاليل
ما قدعى قال الرويا التى رايت بالشام فجاهد وقبل ما بين بعثته
قال شهيدك رسول الله واخرج ابن عساکر عن محمد بن جعفر
باصحى عن ابيه عن جده قيل لابي بكر اهل بيت قبل الاسلام شيا
من الاليل النبوة محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم بل نبى احد من قريش
من غير قريش لم يجعل الله لى نبوة بحجة ربنا انا قاعدى فى شجرة
الجلالية اذ تمنى على غصن من اغصانها حتى صار على راسى فنجيات

بنى يسطرو لاجبت فرجبت اريدون
من نوفل فقصت عليه الحديث فقال نعم يا بن ابي اخبرنا اهل الكذب
والعلماء ان هذا النبى الذى يتطو من وسط العرب باولى علم بالنسب ثم
وسط العرب نسباً قلت يا نعم يا يقول النبى قال يقول فليل الاله الا الظلم
لا يظلم قال فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم اتمت صدقته و
اخرج ابن عساکر فى تاريخ دمشق عن كعب قال كان اسلام ابى بكر
المسديق سببه بوجى من السماء وذلك ان كان تاجراً ياشم فخري
وكان نقصباً على تحكيم الزنا سب فقال لمن اين انت قال من مكة قال
من اينها قال من قريش قال فابش انت قال تاجر قال صدق الله و
انه بعثت بنى من قومك تكون ذرية فى حياة ونبطه بعد موت فاسلم
وذكر حتى بعث النبى صلى الله عليه وآله وسلم فجاه فقال يا محمد الاليل
ما قدعى قال الرويا التى رايت بالشام فجاهد وقبل ما بين بعثته
قال شهيدك رسول الله واخرج ابن عساکر عن محمد بن جعفر
باصحى عن ابيه عن جده قيل لابي بكر اهل بيت قبل الاسلام شيا
من الاليل النبوة محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم بل نبى احد من قريش
من غير قريش لم يجعل الله لى نبوة بحجة ربنا انا قاعدى فى شجرة
الجلالية اذ تمنى على غصن من اغصانها حتى صار على راسى فنجيات

بنى يسطرو لاجبت فرجبت اريدون
من نوفل فقصت عليه الحديث فقال نعم يا بن ابي اخبرنا اهل الكذب
والعلماء ان هذا النبى الذى يتطو من وسط العرب باولى علم بالنسب ثم
وسط العرب نسباً قلت يا نعم يا يقول النبى قال يقول فليل الاله الا الظلم
لا يظلم قال فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم اتمت صدقته و
اخرج ابن عساکر فى تاريخ دمشق عن كعب قال كان اسلام ابى بكر
المسديق سببه بوجى من السماء وذلك ان كان تاجراً ياشم فخري
وكان نقصباً على تحكيم الزنا سب فقال لمن اين انت قال من مكة قال
من اينها قال من قريش قال فابش انت قال تاجر قال صدق الله و
انه بعثت بنى من قومك تكون ذرية فى حياة ونبطه بعد موت فاسلم
وذكر حتى بعث النبى صلى الله عليه وآله وسلم فجاه فقال يا محمد الاليل
ما قدعى قال الرويا التى رايت بالشام فجاهد وقبل ما بين بعثته
قال شهيدك رسول الله واخرج ابن عساکر عن محمد بن جعفر
باصحى عن ابيه عن جده قيل لابي بكر اهل بيت قبل الاسلام شيا
من الاليل النبوة محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم بل نبى احد من قريش
من غير قريش لم يجعل الله لى نبوة بحجة ربنا انا قاعدى فى شجرة
الجلالية اذ تمنى على غصن من اغصانها حتى صار على راسى فنجيات

حاکم ابو یوسف اور طبرانی
ابو یوسف اور یاقوت
ابو یوسف اور یاقوت

این کتاب فی الجمله
مجموعه است از کتب
مختلفه که در
موضوعات مختلفه
مجموعه شده است

دولت علیہ السلام

بخواند که در این کتاب
مفاتیح است

مجلس اول

۴۰ فی کراچی

11

عالمكم اليسبق في الطبراني في الصغير والوفيع وابن ابي عمير والخطاب رضي الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اقرت آدم الخليفة قال ارب
ساكبح محمد لما غفرت لي قال كيف عرفت محمد قال لانك لما خلقت
مبدك فلحقت في من روجك رفعت راسه فدر ايت علي
فواثم العرش مكتوب الا الا الله محمد رسول الله فقلت انك لم تصف لي
اسمك الا احب الخلق اليك قال صدقت يا آدم واولا محمد ما خلقتك الله سبحانه
وقد اعلّم وعلمه اثم تيسري **فصل** بين بيان حضرت عثمان
رضي الله تعالى عنه **اخرج** ابو نعيم عن عثمان بن عفان رضي الله عنه
عنه قال خرجت في غير الى الشام قبل ان يبعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلما كنا بافواه الشام وبها كاهنة فمخضت انفا قالت انما لي صاحب
فوقفت على بابي فقلت لا ادخل قال كاسيل الى ذلك خرج احمد جاء امر
الابطاح ثم المصرفت فرجعت الى مكة فوجدت رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد خرج بكته يدعوا الى الله والله سبحانه ووقال اثم تيسري **فصل**
بين بيان حضرت علي رضي الله تعالى عنه
احكام ابن القطان عن علي رضي الله تعالى عنه ان
البنّي صلى الله عليه وسلم قال كنت نورا بين يدي قبل خلق آدم باربعة
عشر الف عام **واخرج** العدي في مسنده والطبراني في الاصل

[illegible][illegible]

۱۸۱۸
میں آج کے روزنامے بات باہر ہو گئی
سناؤ اور جی کہو

[illegible][illegible]

يقول سلوا اهل هذا الموضع بل يصحلم احد من اهل الحرم قال قلت نعم
 قال اهل ظهرا بعد قلت من احمد قال بن عبد الله بن عبد المطلب
 شهره الذي يخرج فيه وهو آخر الانبياء يخرج من الحرم ومهاجرة الى نخل جابر
 سابع فاباكن بن يثيق اذ قال طحفة فوقع في قفبي ما قال فخرجت سرعيا حتى
 قد صلت الى مكة فقلت بل عرجت قالوا نعم محمد بن عبد الله الامين متباو
 قد تبعنا بن ابى قحافة فخرجت حتى دخلت مكة الى بكر فاجترت بها
 قال الراصب حتى دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتره فشرذك
 ورسول ابو طلحة فاخذ نوفل بن الحذوية ابا بكر طحفة فشد بها في جبل واحد
 فلذلك سموا القمقمين في المدينة وسموا في اعلم وعلمه نعم
في فضل النجوى من به بيان حضرت زبير رضي الله تعالى عنه
اخرج النجوى في حجة عن عبد الله بن الزبير عن الزبير بن عوف
 ان النبي كانت عدي امة عندي رسول الله صلى الله عليه وسلم
 خالتك عائشة وبني وبنية من الرحم والقربة ما قد علمت وعلمه السلام
 جديته بنت اسد جدته واسمى حمزة ثم اسما بنت واسب بن عبد
 وجدتي ثالثة بنت واسب بن عبد مناف وزوجة خديجة بنت خويلد
 عمتي امه كذا في كتابي بين النضرة في فضائل النضرة **وايضا**
 فيه عن الزبير بن العوام رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

شرح
 يتجاءلوا في ذلك الموضع
 كما كان من قبل
 كما كان من قبل
 كما كان من قبل

قوله من اهل الحرم
 قوله من اهل ظهرا
 قوله من اهل مكة
 قوله من اهل المدينة

قوله من اهل مكة
 قوله من اهل المدينة
 قوله من اهل مكة
 قوله من اهل المدينة

قوله من اهل مكة
 قوله من اهل المدينة
 قوله من اهل مكة
 قوله من اهل المدينة

ای جمله انسابین ۱۰۰ و الله سبحانه وتعالى اعلم و علمه اتم المحمدين

فصل بیان حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه

استخرج ابو نعیم عن سعد بن ابی وقاص قال اقبل عبد الله بن عبد المطلب ابو رسول الله صلى الله عليه وسلم في بنا دله وعليه ثراطين الغبار فجلس العذبة فلما رآته وراثة عين عذبة دعه الى نفسها وقالت لان وقت بي فطاك ثايت الا بلى لها عبد الله بن عبد المطلب حتى اقبل عن ثراطين فبيع اليك فخل الغبار عليه بنت وبيع فخرج بها فحملت برسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج الى ابی وقال لها بلى لك فبما قلت قلت لا قال لم قالت لا انك رت بي وبن عبيدك فخرجت رجبت الى قد اتمرت عنة آمنه منك في لفظ لقا وقلت هو ما خرجت به ولئن كنت التمت بانه لاندك لكافي في كتابه

النصرة في فضائل العشرة عن عائشة بنت سعد

قالت سمعت ابی يقول اني سمعت النعام قبل ان اسلم يثبث كافي في ظلمة لا انصرة اذا اضاف الى قمر فابته وكافي في الظلمة الى من سبقني الى ذلك القم فافطر الى زبد بين حارثة والى علي بن ابی طالب ابی بكر وكافي في ساجهم الى شمسهم الى جينا ونصبي الى النبي صلى الله عليه وسلم الى الاسلام تخفيا لظفقت في شيا جيا قد صلى الله عليه وسلم قال شهد ان لا اله الا الله والى رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اله الا الله وشهد انك قال فما نقده مني الاسم الفضل الحمد لله سبحانه وتعالى اعلم و علمه اتم

انك كجوان

انك كجوان

Handwritten marginal notes in Persian script, including phrases like 'بن سعد بن ابی وقاص', 'ابو نعیم', 'عبد الله بن عبد المطلب', and 'ابو رسول الله صلى الله عليه وسلم'. The notes are written diagonally and horizontally around the main text block.

جہاں پہلے سے کس جناہ ہوں نے حمزہ اور صفیہ کو اور نخل کیا بیٹیاں ہے عبد اللہ کا ۱۲۱۲ھ

والحریر و خیر و ن علی ذلک یرزقون ابلحہ یلقوا اللہ و اللہ جبار
و تعالیٰ اعلم **جو کتاب** بیان میں ہی روایات صحیحہ کے جو کہ
اسباب میں ہی تصدیح و اوجہایات اہم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے سوانح نظر فرماتا ذکر بعض صحابہ و بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین کے اوپر کثرت سے اور جو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے فضائل بیان فرمائے ہیں انہیں ہی تھوڑا سا تبرکاً و تہناتاً ذکر کر رہا ہے
اس باب میں **تقیس فی فضائل** میں پہلے **فضل** میں ہر بیان
حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** الحاکم و البیہقی و ابوالخیر
میں ابی حنوفہ علی السوید محمّد بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن ابی اس
ابنہ قال قال عبد اللہ الطلیق منا الیمن فی حلال الثناء فترت علی جبر
من الیہ و قال جل من اهل الزبور یعنی کتاب میں من الرجل قلت من
قریش قال من نہیں قلت ہاشم قال اما ذن لی ان النظر الی بعضنا
نعلم کم کن عورۃ قال قطع احدی سحری فظفر فیه ثم نظری الآخر فقال
ان احدی یدیک حکا و فی الاخری نبوءۃ و اری ذلک فی لفظ و انما ذن ذک
فی زہرۃ تکلیف ذلک قلت لا اری قل لک من شائت قلت و اما شاعہ قال
الزہرۃ قلت اما الیوم فلا قال فاذا فترت من ہاشم ثم رجعت عبد اللہ الطلیق الی مکہ فترت
مازلت بنت و سبیب بن جہد مناف فولدت حمزہ و صفیہ و تزوج ابنہ عبد اللہ

[illegible]

۵۴

رتبه التي وفي انسان العيون وعن ابن عباس رضي الله
 عنه ولد يوم الاثنين في برج الاول وارتدت عليه البق يوم
 الاثنين في برج الاقل وهاجره الى المدينة يوم الاثنين في برج قل
 قال بعضهم في غريب جدا ١١ واخرج الدارمي وابن سعد ابن
 عساکر عن ابی قرة عن ابن عباس انه قال كعب الاحبار
 كيف تجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الزيادة فقال كعب
 بن محمد بن عتبة بن عبد بن عكر بن جابر بن عبد الله بن
 ريس بن حاش ولا يستجاب في الاسواق ولا يجاني بيته لبيته ولكن
 في خفي وفي غير الحديث واخرج الحاكم صحيحه عن ابن عباس قال في
 الله الى عيسى آمن بمحمد ومن ادركه من امتك ان يؤمنوا به
 فلو لا محمد اخلقت آدم ولا الجنة ولا النار ولقد خلقت العرش
 على الماء فاضطرب فكلبت علي لا الا الله محمد رسول الله
 فكن واخرج ابن عساکر عن طريق كرس عن
 ابن عباس قال لم ينزل الله تعالى في مقدم في النبي
 صلى الله عليه وسلم الى آدم فمن بعده ولم ينزل الا محمد
 تنبأ به و... استفتح به حتى اخبر به
 الله في خبراته وفي خيرته وفي خيره

رتبه التي وفي انسان العيون وعن ابن عباس رضي الله
 عنه ولد يوم الاثنين في ربيع الاول وانزلت عليه البقرة يوم
 الاثنين في ربيع الاقل واجرته الى المدينة يوم الاثنين في ربيع
 الاول قال بعضهم يذخر بجد ١١ و اخرج الدارمي وابن سعد وابن
 عساکر عن ابی قرة عن ابن عباس ان سأل كعب الاحبار
 كيف تجد نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في التوراة فقال كعب
 بن جده محمد بن عبد الله بن عبد مبرك بن جبريل بن طاهر بن
 ولسن بنحاش ولا يستجاب في الاسواق ولا يجاني بيته لبيته ولكن
 يعقوب ويغير الحديث و اخرج الحاكم صحيحه عن ابن عباس قال
 قال صلى الله عليه وسلم من امنك من امك من يومئذ
 فلو لا محمد ما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار ولقد خلقت العرش
 على الماء فاضطرب فقلت عليه السلام لا اله الا الله محمد رسول الله
 فكن و اخرج ابن عساکر عن طريق كعب بن
 ابن عباس قال لم ينزل الله تعالى يعقوب دم في ابني
 صله الله عليه وسلم الى آدم فمن بعده ولم ينزل الا م
 تنبأ به و... انتفتح به حتى اخبر به
 الله في خبره وفي خير من وفيه خير

صاحب خير لم يافا قام بياشاء الله وهو حرم ابراهيم ثم اخرج
 الى طيبة وهي حرم محمد فكان بيته من حرم ومهاجرا الى حرم
 واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال لما امر ابراهيم باخراج هاجر
 حمل على البراق فكان لا يمر بارض غدة سهلة الا قال انزل ايتها
 يا جبريل فيقول لا تخفي الا مكة فقال جبريل انزل يا ابراهيم قال حيث
 الاضجع ولا تزع قال نعم بهنا يخرج النبي الذي من ذريكل الذي تتم به
 النكحة العليا واخرج ابن سعد وابن عساكر عن ابن عباس قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت ومن لدن آدم من علي غير سقاج و
 اخرج البطريق عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ولد لي من سقاج الجاهلية شيء وما ولد لي الا نكاح ككناح الاسلام
 واخرج ابو نعيم عن طريق عن ابن عباس قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم لم يلق ابداي قط على سقاج لم يزل الله يفتني من الاصلان
 الى الارحام الطاهرة مصفى وهذا لا يشعشع ثبان الا كنت في خير
 واخرج ابن سعد عن طريق الكلبى عن ابي صالح عن ابن عباس قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم خير العرب خير و خير مصر و خير عتبات
 بنو هاشم و خير بني هاشم بنو عبد المطلب الله افترق فرقان منذ
 خلق الله آدم الا كنت في خيرهما واخرج ابن عمر العدني في مسنده

وسماه محمد اقصي بابا الحارث ما حلت في ان سميت بمحمد ولم تسم باسم ابي بكر
اردت ان يحمده الله في السماء ويحمده الناس في الارض **واخرج**
الباقين والبنوعين وابن عساكر بن عكرمة عن ابن عباس قال كانت
امراة من خنعم تعرض نفسها في موسم من الموسم وكانت ذات جمال سوي
او تم تطوف كاهنا بقبيلة علي بن عبد الله بن عبد المطلب طاراة عجبا
فوضعت نفسها عليه فقال لها كحكي حتى ارجع اليك فانطلق اليها فقبضت
عليها فحملت بالتي صلى الله عليه وسلم فلما ارجع اليها قالت من انت قال انا ابي
وعندك قالت لا يا انت هو ولكن كنت وارك قد رايت من عندك فورا
بها **والآن واخرج** البنوعين عن بريدة وابن عباس قال ارات امنة
في مناهج اقصي لها انك قد كملت بحجيرة البرية وسك العالين فاذا ولدته
فسميه احمد ومحمد **واخرج** ابن سعد وابن عساكر عن ابن عباس
ان امنة قالت لقد طلقته به فما وجدت له شقة حتى وضعت فلما اضل
متي خرج منه فورا فاضاء ليلين المشرق الى المغرب ثم وقع الى الارض
معتدلا على يديه ثم اخذ قبضة من تراب قبضها ورفع راسه الى السماء
واخرج ابن سعد والبنوعين عن ابن عباس قال كانت يهود قرظة والنبي
وذلك وخير بن عبد بن صفته رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندهم قبل ان
يجت وان دابة حجة المدينة فلما ولدته قالت اجبار يهود ولد احمد ليلته

بنابر اهل طعن و جهل و کفر
 اس تا در کتب معتبره و کتب معتبره
 بنابر اهل طعن و جهل و کفر
 اس تا در کتب معتبره و کتب معتبره

بذلک الکتاب طبع فلما ابتداء قالوا استبنا احمد کانوا يعرفون ذلک بقرآن و
واخرج ابن عدی وابن عساکر طریق عطاء عن ابن عباس قال
 البقی صلی الله علیه وسلم وراحمونا **واخرج** البیہقی عن ابن عباس کان
 رسول الله صلی الله علیه وسلم یری البلیل فی غلظة کباری البهار فی الصنوبر و
 وبقالی اعلم وعلیهم تسلیماً **فضل من** بیان حضرت عثمان
 بن مسعود رضی الله تعالی عنه **اخرج** الزبیری بن جبار فی خيار مدینه و
 عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شرب من ماء
 جبارة لم یطعمه لیس یفقد ولا غلیظ یخیر بحسنه ولاحکام فی بالسنه
واخرج ابن کرم عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی امین
 قبل ان یبعث البقی صلی الله علیه وسلم فمزلت علی شیخ من الازد عالم قدراً کتب
 است علیه یوماً سنه الا عشره فقال لی حبک سیألت نعم قال حبک
 وشرأقلت نعم قال بعیت لی منک واحدة قلت ہی قال کشف لی عن بطنک قلت
 لم اکر قال اجدنی اعلم الصادق ان یمایبعث فی الحرم یعاون علی امره
 فتی وکلفا فاما البقی فتوحش عمرات ووقاع مشکلات واکمل فایض خیف
 علی بطنه شانه وعلی فخذیه البصری علامه واما علیک ان ترونی فقد کملت لی فیک
 اصفه الا انخی علی قال ابو بکر کففت له عن بطنی فرای شانه سودا و فرق سترتی
 فقال انت بود رب الکعبه **واخرج** الطیالسی البیہقی عن ابن مسعود قال

فقال قال ابن کرم عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی امین
 قبل ان یبعث البقی صلی الله علیه وسلم فمزلت علی شیخ من الازد عالم قدراً کتب
 است علیه یوماً سنه الا عشره فقال لی حبک سیألت نعم قال حبک
 وشرأقلت نعم قال بعیت لی منک واحدة قلت ہی قال کشف لی عن بطنک قلت
 لم اکر قال اجدنی اعلم الصادق ان یمایبعث فی الحرم یعاون علی امره
 فتی وکلفا فاما البقی فتوحش عمرات ووقاع مشکلات واکمل فایض خیف
 علی بطنه شانه وعلی فخذیه البصری علامه واما علیک ان ترونی فقد کملت لی فیک
 اصفه الا انخی علی قال ابو بکر کففت له عن بطنی فرای شانه سودا و فرق سترتی
 فقال انت بود رب الکعبه **واخرج** الطیالسی البیہقی عن ابن مسعود قال

فقال قال ابن کرم عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی امین
 قبل ان یبعث البقی صلی الله علیه وسلم فمزلت علی شیخ من الازد عالم قدراً کتب
 است علیه یوماً سنه الا عشره فقال لی حبک سیألت نعم قال حبک
 وشرأقلت نعم قال بعیت لی منک واحدة قلت ہی قال کشف لی عن بطنک قلت
 لم اکر قال اجدنی اعلم الصادق ان یمایبعث فی الحرم یعاون علی امره
 فتی وکلفا فاما البقی فتوحش عمرات ووقاع مشکلات واکمل فایض خیف
 علی بطنه شانه وعلی فخذیه البصری علامه واما علیک ان ترونی فقد کملت لی فیک
 اصفه الا انخی علی قال ابو بکر کففت له عن بطنی فرای شانه سودا و فرق سترتی
 فقال انت بود رب الکعبه **واخرج** الطیالسی البیہقی عن ابن مسعود قال

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله آدم اراه في الجنة
يرى فضائل بعضهم على بعض فخرى نوراً سطع في اعظامهم فقال ابرئ
هذا قال هذا ابتك الله وهو اول وهو آخر وهو اول شافع **واخرج**
عبد المزيق في جامعه الحاكم والوفيع عن ابي هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال اني الانظروا في ما ورائي كما انظروا في ما بين يدي **واخرج** ابن
عساكر عن نبيط الاسدي قال لما فتح عثمان اخفا قال ابو هريرة ففتحت
وفتحت اشهد بحدوث رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اشد استي
جالي قوم يأتون من بعدى يؤمنون بي ولم يروني يعملون بما في الوتر
المعلق فقلت ابي وورق حتى رايت المصاحف فاعجب ذلك عثمان امر
لابي هريرة بعشرة آلاف وقال الله اعلمت انك تحب علياً حديث
نسبنا صلى الله عليه وسلم **واخرج** الشيخان عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لي يا حسين علي احدمكم يوم لان يراي احب اليه من
ابيه **واخرج** عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اني رايت اخواني قالوا اولئنا اخوانك يا رسول الله قال بل انتم اصحابي و
اخواني الذين لم ياتوا بعد **واخرج** الوقيعي عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لو كان اهل بيته في النار لكانوا من اهل النار
في خيرات الحسان في مناقب ابي حنيفة

۶۶
 فی حق سبحانی یا عینی الرحمن اللہ سبحانہ و تعالیٰ علم و علمہ اعم تفسیریں
 فصل میں بیان حضرت ابوقحافہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عنہ اخرج مسلم ابی قحافہ انصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سئل عن صوم یوم الاثنين قال ذاک یوم ولدت فیہ و یوم و بعثت فیہ
 علی فیہ و اخرج الیضا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سئل عن صوم یوم الاثنين فقال فیہ ولدت و فیہ اتزل علی و اللہ
 سبحانہ و تعالیٰ علم و علمہ اعم چو موسیٰ بن فضل میں بیان حضرت
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرج عبد الرزاق بسندہ عن
 ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قلت لرسول اللہ یا نبی اللہ
 اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ
 قد خلق قبل الاشیاء نور فیک من نوره فجعل فی کل انورید عبد القدر
 حیث شاء اللہ و لم یکن فی ذلک الوقت لوح و لاقلم و لاجنہ و لا ملائکہ
 ملک لاسماء و لا ارض و لا سموات و لا جن و لا انس فلما اراد اللہ ان یخلق
 قسم ذلک النور اربعہ اجزاء فخلق من الجزء الاول اهلکم من انسانی اللوح
 و من اثنی عشر من العرش ثم قسم جزء الرابع اربعہ اجزاء فخلق من الاول
 ملائکہ العرش و من الثاني الکرام و من الثالث بقیۃ الملائکہ ثم قسم الرابع

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرب لکرت فی فلیش من
 فی حق سبحانی یا عینی الرحمن اللہ سبحانہ و تعالیٰ علم و علمہ اعم تفسیریں
 فصل میں بیان حضرت ابوقحافہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عنہ اخرج مسلم ابی قحافہ انصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سئل عن صوم یوم الاثنين قال ذاک یوم ولدت فیہ و یوم و بعثت فیہ
 علی فیہ و اخرج الیضا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سئل عن صوم یوم الاثنين فقال فیہ ولدت و فیہ اتزل علی و اللہ
 سبحانہ و تعالیٰ علم و علمہ اعم چو موسیٰ بن فضل میں بیان حضرت
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرج عبد الرزاق بسندہ عن
 ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قلت لرسول اللہ یا نبی اللہ
 اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ
 قد خلق قبل الاشیاء نور فیک من نوره فجعل فی کل انورید عبد القدر
 حیث شاء اللہ و لم یکن فی ذلک الوقت لوح و لاقلم و لاجنہ و لا ملائکہ
 ملک لاسماء و لا ارض و لا سموات و لا جن و لا انس فلما اراد اللہ ان یخلق
 قسم ذلک النور اربعہ اجزاء فخلق من الجزء الاول اهلکم من انسانی اللوح
 و من اثنی عشر من العرش ثم قسم جزء الرابع اربعہ اجزاء فخلق من الاول
 ملائکہ العرش و من الثاني الکرام و من الثالث بقیۃ الملائکہ ثم قسم الرابع

عنہ اخرج مسلم ابی قحافہ انصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سئل عن صوم یوم الاثنين قال ذاک یوم ولدت فیہ و یوم و بعثت فیہ
 علی فیہ و اخرج الیضا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سئل عن صوم یوم الاثنين فقال فیہ ولدت و فیہ اتزل علی و اللہ
 سبحانہ و تعالیٰ علم و علمہ اعم چو موسیٰ بن فضل میں بیان حضرت
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرج عبد الرزاق بسندہ عن
 ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قلت لرسول اللہ یا نبی اللہ
 اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ
 قد خلق قبل الاشیاء نور فیک من نوره فجعل فی کل انورید عبد القدر
 حیث شاء اللہ و لم یکن فی ذلک الوقت لوح و لاقلم و لاجنہ و لا ملائکہ
 ملک لاسماء و لا ارض و لا سموات و لا جن و لا انس فلما اراد اللہ ان یخلق
 قسم ذلک النور اربعہ اجزاء فخلق من الجزء الاول اهلکم من انسانی اللوح
 و من اثنی عشر من العرش ثم قسم جزء الرابع اربعہ اجزاء فخلق من الاول
 ملائکہ العرش و من الثاني الکرام و من الثالث بقیۃ الملائکہ ثم قسم الرابع

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرج عبد الرزاق بسندہ عن
 ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قلت لرسول اللہ یا نبی اللہ
 اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ
 قد خلق قبل الاشیاء نور فیک من نوره فجعل فی کل انورید عبد القدر
 حیث شاء اللہ و لم یکن فی ذلک الوقت لوح و لاقلم و لاجنہ و لا ملائکہ
 ملک لاسماء و لا ارض و لا سموات و لا جن و لا انس فلما اراد اللہ ان یخلق
 قسم ذلک النور اربعہ اجزاء فخلق من الجزء الاول اهلکم من انسانی اللوح
 و من اثنی عشر من العرش ثم قسم جزء الرابع اربعہ اجزاء فخلق من الاول
 ملائکہ العرش و من الثاني الکرام و من الثالث بقیۃ الملائکہ ثم قسم الرابع

[illegible][illegible]

يختصها عن الطريق فذقتها وادركت لصحابي فوالله لقد فقتها واذ قبل السبع
سنة من قبل المغرب قالت في الحدة منهن اكرم من عمر وافتنا من عمر وقالت
ايكم من الجنة قلت لا ما قالت ما والله قد فقت صوايا قومنا ما امرنا انزل الله
والقد منس بكم سمع حصة في السما قبل ان يبعث ابراهيم مائة سنة
محمد الله ثم فضينا جميعا ثم مررت بالمحزون الخطاب بالمدينة فابنات بالحرث
فقال صدقت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد اسر بسبع قبل
ان يبعث ابراهيم مائة سنة واخرج الدارمي عن ابي اسحق التيمي
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعزب الليل بين سبع الطيبات سبحانة
وقال في علم علام سوره يونس **فصل** في بيان حضرت ابو نوح
المدني رضي الله تعالى عنه اخرج ابن سعد ان ابا هريرة بن جابر بن حازم
نشا ابني سمعت ابا نوح في قال بعثت ان عبد الله اتي علي امرأة من
خشم فوات بين عيني فخراسا لما الى اسما فقال هل نكح في قال نعم
حتى ارجى الحرة فاطلق فرجى الحرة ثم اتي امرأته امته ثم ذكر الشجرية فلما
فقال ايت امرأة بعدى قال نعم امرأتى امته قالت فلا حاجة فيك انك
مررت بين عينيك في راسطع الى اسما فلما وقعت عليها ذهب خيرا
انها قد حلت بخير ال الا ارض صلى الله عليه وسلم والله سبحانه وتعالى اعلم و
علام سوره يونس **فصل** في بيان ابي اسحق التيمي

[illegible][illegible]

در باب تحقیق بدعت در قسم با قسام تمسید نموده احکام تمسید و وجوب ذب اباحت و اگر است و
 حرمت در آن جاری فرموده اند امام نووی علیه الرحمه در شرح صحیح مسلم بنیودیدیکل بدعت ضلاله البدع کل است
 عمل غیر مثال حق و فی اشراج احداث مالم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فکل البدع ضلاله و بدعت
 ضلاله عام مخصوص المراد غالب البدع حال العلماء البدع خمسة اقسام واجبة و مندوبة و محترمة و مکروهة و مباحة
 فمن الواجب نظم و تدبیر الکتابین للرد علی الملاحة و البیعة من و ثبت فی ذلک من المنه و البیعة کتب البیعة و بناء المدارس
 و الربط و غیر ذلک من المباح البیعة فی الوان الاطعمة و غیر ذلک المباح و المکروه ظاهرا و نهی و قد اجمعت السلف علی ان
 فی تمهید الیها و اللغات فاذا عرفت ما ذکره علمت ان الحدیث عام مخصوص و کذا ما اشبه الی ما یجوز فی الواردة و یویدها
 قلناه قول عمر رضی الله تعالی عنه فی التراجع فبعت البدعة و لا یشخ من کون الحدیث عاما مخصوصا قول کل بدعة مکروه
 بکل بل بدعت التخصیص مع ذلک قول الله تعالی قد علم کل شیء انشی اگر یفکر انصاف ملاحظه دو این بیان
 ترجمان برای اثبات مرعا و البطل دعوی متکثرین عمل غیر یقین عموم کل بدعت ضلاله است که نتیج امام
 مصحح ثابت شد که حدیث مذکور و مانند آن مخصوص است بتمسک بالنظر کل تا بر اثبات غیر مخصوص است این عام که فناء
 غلط فاین عموم این حدیث است زیرا بطل شد که با وجود غلط کل عام قبول تخصیص میکند چنانچه ذکر کردیم و در کل شی
 موجود است پس غلط کل که در حدیث مذکور است و ان فی قول تخصیص نمیتوان شد و نیز ثابت شد که بدعت شرعی قسم
 باقسام خمس است که وجوب تدبیر هم از اقسام است زیرا که تحقیق این اقسام خمس بدعت شرعیست بدعتی و
 نیز بدعت نبوت رسید که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه که بر تراویح اطلاق بدعت فرموده اند و مراد از آن
 بدعت شرعیست که آن الزام تراویح است پس یکسانکه این بدعت در العمل بر بدعت لغوی نموده اند از ما معلوم
 دو مرتبه فاده اند چه با خط بیان معنی بدعت لغوی که سابق گذشت این عمل بر غیر محل است فند بر غیر محتج
 که اطلاق بدعت شرعی در امریکه حادث بعد قرون ثلثه گرد و تخریص است بلکه در قرون مذکوره و نیز اطلاق بدعت
 بر امر محدث یعنی کرده اند پس اینها چون اقسام خمس در بابان و در شان است که بدعت مخصوص فرموده و معلوم است
 سید غریب شریح ابن حجر مینی و شرح العین امام نووی ذیل حدیث خاص و تعمیم بدعت نوشته قدس
 از آن بموضع نقل می آید قال انما افقی عنة الله ما حدثت کما با و سنة او اجماعا او اشرافه البدعة الضلاله
 و ما حدث من غیره و لم یخالف شیئا من ذلک البدعة الممودة و الماحصل ان البدعة خمسة مستوف علی ذمها و ی
 ما وافق شیئا عام و لم یلزم من غلط محدث شرعی و منها ما هو فرض کفایه تصنیف معلوم و نحو ما مر قال الامام
 ابو الشیخ شریح المصنف رحمه الله و من حسن ابتدع فی زماننا لا یفعل کل عام فی الیوم المواق لیوم مولود صلی الله
 علیه وسلم المصنفات و اظهار النعمه و له و رکان ذلک مع ما فی من الاحسان الی الفقهاء و غیر جمیع صلی الله علیه و

در باب تحقیق بدعت در قسم با قسام تمسید نموده احکام تمسید و وجوب ذب اباحت و اگر است و
 حرمت در آن جاری فرموده اند امام نووی علیه الرحمه در شرح صحیح مسلم بنیودیدیکل بدعت ضلاله البدع کل است
 عمل غیر مثال حق و فی اشراج احداث مالم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فکل البدع ضلاله و بدعت
 ضلاله عام مخصوص المراد غالب البدع حال العلماء البدع خمسة اقسام واجبة و مندوبة و محترمة و مکروهة و مباحة
 فمن الواجب نظم و تدبیر الکتابین للرد علی الملاحة و البیعة من و ثبت فی ذلک من المنه و البیعة کتب البیعة و بناء المدارس
 و الربط و غیر ذلک من المباح البیعة فی الوان الاطعمة و غیر ذلک المباح و المکروه ظاهرا و نهی و قد اجمعت السلف علی ان
 فی تمهید الیها و اللغات فاذا عرفت ما ذکره علمت ان الحدیث عام مخصوص و کذا ما اشبه الی ما یجوز فی الواردة و یویدها
 قلناه قول عمر رضی الله تعالی عنه فی التراجع فبعت البدعة و لا یشخ من کون الحدیث عاما مخصوصا قول کل بدعة مکروه
 بکل بل بدعت التخصیص مع ذلک قول الله تعالی قد علم کل شیء انشی اگر یفکر انصاف ملاحظه دو این بیان
 ترجمان برای اثبات مرعا و البطل دعوی متکثرین عمل غیر یقین عموم کل بدعت ضلاله است که نتیج امام
 مصحح ثابت شد که حدیث مذکور و مانند آن مخصوص است بتمسک بالنظر کل تا بر اثبات غیر مخصوص است این عام که فناء
 غلط فاین عموم این حدیث است زیرا بطل شد که با وجود غلط کل عام قبول تخصیص میکند چنانچه ذکر کردیم و در کل شی
 موجود است پس غلط کل که در حدیث مذکور است و ان فی قول تخصیص نمیتوان شد و نیز ثابت شد که بدعت شرعی قسم
 باقسام خمس است که وجوب تدبیر هم از اقسام است زیرا که تحقیق این اقسام خمس بدعت شرعیست بدعتی و
 نیز بدعت نبوت رسید که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه که بر تراویح اطلاق بدعت فرموده اند و مراد از آن
 بدعت شرعیست که آن الزام تراویح است پس یکسانکه این بدعت در العمل بر بدعت لغوی نموده اند از ما معلوم
 دو مرتبه فاده اند چه با خط بیان معنی بدعت لغوی که سابق گذشت این عمل بر غیر محل است فند بر غیر محتج
 که اطلاق بدعت شرعی در امریکه حادث بعد قرون ثلثه گرد و تخریص است بلکه در قرون مذکوره و نیز اطلاق بدعت
 بر امر محدث یعنی کرده اند پس اینها چون اقسام خمس در بابان و در شان است که بدعت مخصوص فرموده و معلوم است
 سید غریب شریح ابن حجر مینی و شرح العین امام نووی ذیل حدیث خاص و تعمیم بدعت نوشته قدس
 از آن بموضع نقل می آید قال انما افقی عنة الله ما حدثت کما با و سنة او اجماعا او اشرافه البدعة الضلاله
 و ما حدث من غیره و لم یخالف شیئا من ذلک البدعة الممودة و الماحصل ان البدعة خمسة مستوف علی ذمها و ی
 ما وافق شیئا عام و لم یلزم من غلط محدث شرعی و منها ما هو فرض کفایه تصنیف معلوم و نحو ما مر قال الامام
 ابو الشیخ شریح المصنف رحمه الله و من حسن ابتدع فی زماننا لا یفعل کل عام فی الیوم المواق لیوم مولود صلی الله
 علیه وسلم المصنفات و اظهار النعمه و له و رکان ذلک مع ما فی من الاحسان الی الفقهاء و غیر جمیع صلی الله علیه و

در باب تحقیق بدعت در قسم با قسام تمسید نموده احکام تمسید و وجوب ذب اباحت و اگر است و
 حرمت در آن جاری فرموده اند امام نووی علیه الرحمه در شرح صحیح مسلم بنیودیدیکل بدعت ضلاله البدع کل است
 عمل غیر مثال حق و فی اشراج احداث مالم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فکل البدع ضلاله و بدعت
 ضلاله عام مخصوص المراد غالب البدع حال العلماء البدع خمسة اقسام واجبة و مندوبة و محترمة و مکروهة و مباحة
 فمن الواجب نظم و تدبیر الکتابین للرد علی الملاحة و البیعة من و ثبت فی ذلک من المنه و البیعة کتب البیعة و بناء المدارس
 و الربط و غیر ذلک من المباح البیعة فی الوان الاطعمة و غیر ذلک المباح و المکروه ظاهرا و نهی و قد اجمعت السلف علی ان
 فی تمهید الیها و اللغات فاذا عرفت ما ذکره علمت ان الحدیث عام مخصوص و کذا ما اشبه الی ما یجوز فی الواردة و یویدها
 قلناه قول عمر رضی الله تعالی عنه فی التراجع فبعت البدعة و لا یشخ من کون الحدیث عاما مخصوصا قول کل بدعة مکروه
 بکل بل بدعت التخصیص مع ذلک قول الله تعالی قد علم کل شیء انشی اگر یفکر انصاف ملاحظه دو این بیان
 ترجمان برای اثبات مرعا و البطل دعوی متکثرین عمل غیر یقین عموم کل بدعت ضلاله است که نتیج امام
 مصحح ثابت شد که حدیث مذکور و مانند آن مخصوص است بتمسک بالنظر کل تا بر اثبات غیر مخصوص است این عام که فناء
 غلط فاین عموم این حدیث است زیرا بطل شد که با وجود غلط کل عام قبول تخصیص میکند چنانچه ذکر کردیم و در کل شی
 موجود است پس غلط کل که در حدیث مذکور است و ان فی قول تخصیص نمیتوان شد و نیز ثابت شد که بدعت شرعی قسم
 باقسام خمس است که وجوب تدبیر هم از اقسام است زیرا که تحقیق این اقسام خمس بدعت شرعیست بدعتی و
 نیز بدعت نبوت رسید که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه که بر تراویح اطلاق بدعت فرموده اند و مراد از آن
 بدعت شرعیست که آن الزام تراویح است پس یکسانکه این بدعت در العمل بر بدعت لغوی نموده اند از ما معلوم
 دو مرتبه فاده اند چه با خط بیان معنی بدعت لغوی که سابق گذشت این عمل بر غیر محل است فند بر غیر محتج
 که اطلاق بدعت شرعی در امریکه حادث بعد قرون ثلثه گرد و تخریص است بلکه در قرون مذکوره و نیز اطلاق بدعت
 بر امر محدث یعنی کرده اند پس اینها چون اقسام خمس در بابان و در شان است که بدعت مخصوص فرموده و معلوم است
 سید غریب شریح ابن حجر مینی و شرح العین امام نووی ذیل حدیث خاص و تعمیم بدعت نوشته قدس
 از آن بموضع نقل می آید قال انما افقی عنة الله ما حدثت کما با و سنة او اجماعا او اشرافه البدعة الضلاله
 و ما حدث من غیره و لم یخالف شیئا من ذلک البدعة الممودة و الماحصل ان البدعة خمسة مستوف علی ذمها و ی
 ما وافق شیئا عام و لم یلزم من غلط محدث شرعی و منها ما هو فرض کفایه تصنیف معلوم و نحو ما مر قال الامام
 ابو الشیخ شریح المصنف رحمه الله و من حسن ابتدع فی زماننا لا یفعل کل عام فی الیوم المواق لیوم مولود صلی الله
 علیه وسلم المصنفات و اظهار النعمه و له و رکان ذلک مع ما فی من الاحسان الی الفقهاء و غیر جمیع صلی الله علیه و

چونکہ خانہ اور زمینیں
 قریب ہیں ہے اسلئے وہاں
 اتباع جمعیوں کے تو تھا
 نہ رہے گا غلامی و بیعت
 سے بعد نقل کرنے سوال
 کے کہ محفل مولے کے انعقاد
 کا، و بیعت الاول میں نہ
 جہت الشریعہ کیا حکم ہے
 جواب فرمایا ہے کہ محفل
 مولد کا اصل یعنی حج و قربان
 اور قرآن شریف کا

حصصه و لا يوجد بقدر فيها وجود الفائق انهم لم يتركوا الشئ من الجائز انهم لم يتركوا الشئ من الجائز انهم لم يتركوا الشئ من الجائز
 من كل العلم الى السوء وخصا ان ثبت بحدوثها فانهم و الله سبحانه تعالى العلم و **الصناقال** العلامة الموصوف عليه
 رحمة الله الوقت باقى ما يدكلام سنيك يا وجوده كماله اصله جليله برارى اين فعل حسن وقرآن اجل ميلا شديس طلاق
 بعثت اگر چه بدعت حسنه گويند كه ان هلافت كرام و علمائى بهام برين فعل منقول است كعلم محل مى نشيند جوشا
 بايشيند و بنظر الصافي بايد و يد كه اين اطلاق مانا باطلاق بدعت حسنه بدعت ترويج است كه كتاب خليفه نما
 حتى الله تعالى عنه لفته البدعة الترويج ارشاد و بوده اند و درين شك كليت كه وجود ترويج بقول فعل اخفقت
 صلى الله عليه و سلم ثابت و متحقق است پس چنانكه نظر التزام و تعلق بدعت است آن در تمام و رمضان بهين
 فعل من اول اطلاق بدعت حسنه فرموده اند همچنان بنظر التزام و تعلق و استدست آن در تمام ماه ربيع الاول
 كلكه و تمام سال كابر علماء سلف طلاق بدعت حسنه برين سنت تقيير مى نمود و انداختى مجموع و الله سبحانه
 و تعالى علم و علامه هم **دوسرى فصل** بين بيان چه حكم عمل مولد شريف جو كه هر برس او سلفين
 جو كه موافق دن و لذت باكر است هواء خالى هودعات و مسكرات شرعيه سى **اقا** و مولانا احكام
 جلال الدين السيوطى رح فى رسالته و بعد نقل السؤال عن المولد النبوى فى شهر ربيع الاول ما حكم من جئت
 بل مجموع و دوسوم و كل ثياب فاعاله ام **الاحجاب** ان اصل المولد يتبع اجناس الناس مع قرارة ما عين من
 القرآن و روايته الاخبار الواردة فى مبدء التبرع صلى الله عليه و سلم و ما وقع من مولده من الايات ثم يعلم
 ساطع كونه و يصفون من غير زيادة على كماله من البعده الحقة التى ثياب عليها صاحبها ما فيه من عظيم
 قدر النبى صلى الله عليه و سلم و انظار الفرج و الاستبشا بمولد الشريف صلى الله عليه و سلم و فى سبيل الله
و الرشا و فى سيرة اخير العباد و شهر ربيع الاول الشايتة للعلامة محمد بن يوسف الشافى قال ان
 الشافى فى قفاه عمل المولد الشريف لم ينقل عن احد من السلف الصالح فى القرون الشايتة الفاضلة
 و انما حدث بعد ان لم يزل بل الاسلام فى سائر الاقطار والمدن الكبار حتى يقتلون فى شهر مولده صلى الله عليه
 و سلم و الامة البرية الشايتة على السورة الفريضة و تصدقون فى بيابه بانواع السقات و ينظرون السور و يذبحون

عائشہ بنت ابی بکرؓ
صہبہ کبریٰؓ
ام سلمہؓ
سلمان بن عبد اللہؓ
زید بن حارثہؓ
کعبہ بن لؤیؓ
مقبول ہوا ہے کہ اس شہر و

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

في المبرات وليقنوني بقرآن مولده الكريم وليفهم عليهم من بركاته فضل عظيم فقال الامام الحافظ ابو بكر
 ابن الجزري شيخ القراء من خواصه انه ان في ذلك العالم بشري عاجلة نبيل البغته والمرام تطلت
 واول من احدث ذلك من الملوك صاحب ابل المالك المنظر ابو سعيد كوكري بن زين الدين الملقب
 الامجاد والكبراء الاجواد وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تاريخه كان صاحب ابل ليعمل
 الشريف في ربيع الاول ويحفل بجزءه لا كما وقد صنفت الشيخ ابو الخطاب بن وجة لكتاب في
 سماه التوقيف مولد البشير النذير وجازاه بالف دينار قد اشتمى عليه اثمة منهم الحافظ ابو شامة
 في كتابه الباعث على الكفاية البديع والخواص وقال مثل هذا الحسن يندب اليه ويشكر فاعله شي عليه
 قال ابن الجزري ولم يكن في ذلك الارغام الشيطان وسروا بل الايمان وقال العلامة بن
 طغريل في الدر المنظم وقد عمل المحبون لنسبى صلى الله عليه وسلم فرجا بمولده والواثم فمن فكك ما عمله فبأنه
 الغرثية من الولاة الكبار الشيخ ابو الحسن المعروف بابن فضل شيخ شيخنا ابي عبد الله محمد بن النعمان وعمل
 ذلك قبل جمال الدين العمري الهولاني وايضا فيه وقال الشيخ الامام العلامة ناصر الدين
 المبارك اشبهه بابن البطاح في فتوى خطبه اذا الفتح المنفق تلك الولاية وجمع جمعا
 اطهرهم باجود سمعهم باجوز سماعه ووقع المستمع اشتوق لاخر لبوسا كل ذلك وسروا
 بمولده صلى الله عليه وسلم فجميع فكك جائز وثياب فاعله اذا احسن القصد وقال الشيخ الامام
 جمال الدين عبد الرحمن بن عبد المالك مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل مكرم قدس
 يومه ولادته وشرف وعظم وكان وجوده سبب النجاة لمن تبعه وتقليل اخطاهم من اعاد
 الفرج بولادته صلى الله عليه وسلم وتمت بركاته على من اتبعه في هذا اليوم يوم
 المحجة من حيث ان يوم المحجة لا تتوفى فيه جنيته كبذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم فمن
 الخاسر الظاهر سرور وانفاق الميسور واجابة من وعاه رب الولاية المحضوق قال

واقفا مولانا العلامة المحدث الشيخ عبد الحق الطوسي رحمة الله عليه ما ثبت
من السنة في أيام السلازال بل السلام تحفظوا شهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعلمون بالولام
ويعتدونه في أيامه أنواع الصلوات والظهور والسمو ويزيدون في الصلوات والعتيق والبقرة
مولده الكريم والظهور عليهم بركاء كل فضل عظيم وماترب من خواصه والمانح في ذلك العام
وشرى عليه نيل الغنية والمزم فحم السلام اتخذ ليا في شهر مولده المبارك عبادا يكون
الله عليه من في قلبه من عناء وقد اعلنت ابن الحلج في المدخل في الانحار على
احد الناس من العبد والمواد الغناء والآلات المحرمة عند المولا الشريفة
فاحدقاني يشبه على قصصه اكل ويسلك ناسيل السنة فانه سبنا انهم الكيل المحرم
واقفا مولانا العلامة المحدث الشاذلي السلي الطوسي رحمة الله عليه الانتباه في سلام
اوليا الله في سنة الولد اكل كنت محض في ايام المولا طام صلاية بانني صلى الله عليه
سلم فلم يفتح في في سنة من الشئ من طام طام احد الاحصاف مقليا فقتل في سنة
فراية صلى الله عليه وسلم وبين يديه ثم اقص استه **واقفا ايضا** مولانا الموسوي
رحمة الله الوفاء في فيض الحرمين كنت قبل ذلك بكرة المخطئة في مولد النبي صلى الله عليه
سلم في يوم ولادة الناس يصليون على النبي صلى الله عليه وسلم وينكرون في اوصاته التي
في ولادته وشاهد قبل مشقة فريت انوار مشقة فقه هذا القول في ان كبريا بصير
والقول او كبريا بصير في علم كيف الامر من ان او ذلك قامت تلك الانوار فوجبت
قبل الملائكة الموكلين بالخال في انشا به انشا في اللجاس في انشا به انشا في الملائكة الملائكة الملائكة

عنه ما قاله الوفا في كتابه

[illegible][illegible]

ہو آرمیوں کا ہے اور پھر شہر کا چال سے اس کی ہوا
 جان کر اور دیانت کا جو وار ہے اس کی
 ابتدا و انتہا جو جو ملتا ہے

علی ایضا و بعد از آن ایام رحمة الهامین در نشوونما لایه کما کان یصلی علی نفسه که فی حقیقت ایضا انبار
 لشکر مجله و بالاقبال و الاطعام و غیره که در مجمع التراتب الشوب و قال شیخ مشیر ابن ابی الصواب ازین
 اربع محنة السند و تباغی علی المملکت شرعا و در تقریر مولانا حضرت علی الدین المیزان در مجمع
 الحديث الکهنوی سابق نگور شد است که در حدیث آمده است که فرمودند حضرت صلی الله علیه و سلم حضرت با
 که ترک کن روزه و شبیهه که از من شنیده ام روزه و شبیهه این حدیث اصل است در چهار تفسیر
 مولانا و فی مشکوٰۃ المصابیح عن ابی قتادة قال سئل رسول الله صلی الله علیه و سلم عن صوم الایام
 فیما یؤتی و فیما یزلی علی رعاکم ثم قال العلة علی القاری فی شرحه فی الحديث و لایه علی ان
 الزمان قد شرف بالعبادة و کذا المكان انبی بخر و قد قال الشیخ تاج الدین الفاکهانی فی شرح الشرح
 و در صلی الله علیه و سلم و یوم یوم الاول یوم یوم الشهر الذی توفی فی غلیس الس و زید علی من الخیر
 قال العلة مولانا جلال الدین السیوطی رح و ادله جوابان و لایه صلی الله علیه و سلم عظم اتم
 و وفاء عظم المصدا بنا و الشریعة تحت علی انهارا شکر النعم و العذر الی کون و کلت عند المصدا
 المشرع بالعبادة و بعد لایه دمی انهارا الشکر و فرج بالمولود لم یأمر عند الموت فخرج و لایه غیره
 عن النیابة و انهارا الخیر فقلت و بعد شرع علی ان یحسن فی هذا الشهر انهارا الفرج و لایه
 صلی الله علیه و سلم و ان انهارا الخیر فیما یوفاته لایه و بعضی ما یضرب مولد شریفة
 و قد صح انه قبل ان یسود حتی الله تعالی علیه ان قوا اجتماع فی مسجد یملکون و یصلون
 علی انبی صلی الله علیه و سلم و یفعلون صلواتهم قد سب الیهم من مسود رضی الله تعالی
 عنه و قال اعهدنا علی عهد رسول الله صلی الله علیه و سلم و ما اراکم الا مبتدیین فزال
 فیکر ذلک حتی اخرجه من المسجد کذا فی التما و خانیته و طول الی الا و ان یخین انقاد این مجلس
 مولود و هیئت کذا فی الشریعة موقته و لایه فیه که معهود و معمول بزبان حضرت صلی الله علیه و سلم

جمع ما یصلی علی نفسه و لایه کما کان یصلی علی نفسه که فی حقیقت ایضا انبار
 لشکر مجله و بالاقبال و الاطعام و غیره که در مجمع التراتب الشوب و قال شیخ مشیر ابن ابی الصواب ازین
 اربع محنة السند و تباغی علی المملکت شرعا و در تقریر مولانا حضرت علی الدین المیزان در مجمع
 الحديث الکهنوی سابق نگور شد است که در حدیث آمده است که فرمودند حضرت صلی الله علیه و سلم حضرت با
 که ترک کن روزه و شبیهه که از من شنیده ام روزه و شبیهه این حدیث اصل است در چهار تفسیر
 مولانا و فی مشکوٰۃ المصابیح عن ابی قتادة قال سئل رسول الله صلی الله علیه و سلم عن صوم الایام
 فیما یؤتی و فیما یزلی علی رعاکم ثم قال العلة علی القاری فی شرحه فی الحديث و لایه علی ان
 الزمان قد شرف بالعبادة و کذا المكان انبی بخر و قد قال الشیخ تاج الدین الفاکهانی فی شرح الشرح
 و در صلی الله علیه و سلم و یوم یوم الاول یوم یوم الشهر الذی توفی فی غلیس الس و زید علی من الخیر
 قال العلة مولانا جلال الدین السیوطی رح و ادله جوابان و لایه صلی الله علیه و سلم عظم اتم
 و وفاء عظم المصدا بنا و الشریعة تحت علی انهارا شکر النعم و العذر الی کون و کلت عند المصدا
 المشرع بالعبادة و بعد لایه دمی انهارا الشکر و فرج بالمولود لم یأمر عند الموت فخرج و لایه غیره
 عن النیابة و انهارا الخیر فقلت و بعد شرع علی ان یحسن فی هذا الشهر انهارا الفرج و لایه
 صلی الله علیه و سلم و ان انهارا الخیر فیما یوفاته لایه و بعضی ما یضرب مولد شریفة
 و قد صح انه قبل ان یسود حتی الله تعالی علیه ان قوا اجتماع فی مسجد یملکون و یصلون
 علی انبی صلی الله علیه و سلم و یفعلون صلواتهم قد سب الیهم من مسود رضی الله تعالی
 عنه و قال اعهدنا علی عهد رسول الله صلی الله علیه و سلم و ما اراکم الا مبتدیین فزال
 فیکر ذلک حتی اخرجه من المسجد کذا فی التما و خانیته و طول الی الا و ان یخین انقاد این مجلس
 مولود و هیئت کذا فی الشریعة موقته و لایه فیه که معهود و معمول بزبان حضرت صلی الله علیه و سلم

کما کان یصلی علی نفسه که فی حقیقت ایضا انبار
 لشکر مجله و بالاقبال و الاطعام و غیره که در مجمع التراتب الشوب و قال شیخ مشیر ابن ابی الصواب ازین
 اربع محنة السند و تباغی علی المملکت شرعا و در تقریر مولانا حضرت علی الدین المیزان در مجمع
 الحديث الکهنوی سابق نگور شد است که در حدیث آمده است که فرمودند حضرت صلی الله علیه و سلم حضرت با
 که ترک کن روزه و شبیهه که از من شنیده ام روزه و شبیهه این حدیث اصل است در چهار تفسیر
 مولانا و فی مشکوٰۃ المصابیح عن ابی قتادة قال سئل رسول الله صلی الله علیه و سلم عن صوم الایام
 فیما یؤتی و فیما یزلی علی رعاکم ثم قال العلة علی القاری فی شرحه فی الحديث و لایه علی ان
 الزمان قد شرف بالعبادة و کذا المكان انبی بخر و قد قال الشیخ تاج الدین الفاکهانی فی شرح الشرح
 و در صلی الله علیه و سلم و یوم یوم الاول یوم یوم الشهر الذی توفی فی غلیس الس و زید علی من الخیر
 قال العلة مولانا جلال الدین السیوطی رح و ادله جوابان و لایه صلی الله علیه و سلم عظم اتم
 و وفاء عظم المصدا بنا و الشریعة تحت علی انهارا شکر النعم و العذر الی کون و کلت عند المصدا
 المشرع بالعبادة و بعد لایه دمی انهارا الشکر و فرج بالمولود لم یأمر عند الموت فخرج و لایه غیره
 عن النیابة و انهارا الخیر فقلت و بعد شرع علی ان یحسن فی هذا الشهر انهارا الفرج و لایه
 صلی الله علیه و سلم و ان انهارا الخیر فیما یوفاته لایه و بعضی ما یضرب مولد شریفة
 و قد صح انه قبل ان یسود حتی الله تعالی علیه ان قوا اجتماع فی مسجد یملکون و یصلون
 علی انبی صلی الله علیه و سلم و یفعلون صلواتهم قد سب الیهم من مسود رضی الله تعالی
 عنه و قال اعهدنا علی عهد رسول الله صلی الله علیه و سلم و ما اراکم الا مبتدیین فزال
 فیکر ذلک حتی اخرجه من المسجد کذا فی التما و خانیته و طول الی الا و ان یخین انقاد این مجلس
 مولود و هیئت کذا فی الشریعة موقته و لایه فیه که معهود و معمول بزبان حضرت صلی الله علیه و سلم

و آن عظام صحابه بود پس این برهان طریق باید داشت و تخریج از طرف خود هرگز نباید سخت علمای زیدیه که اتباع
 چنانکه داخل کردن میبایست چنان در ترک آن نیز شاید متابعت که یا کون فی العمل بخون فی الترتیب کذا فی الموضع السیفه
 شرح سید حنیفه و خاتمه انما شاع بعد از حمله قدس سره و حقه شاعشیه شاعره فرموده اند که زیدیه ای در دنیا
 نبی را بعد از خداوند و جلال الشان نیست که مولانا جلال الدین سیوطی رحمه الله علیه این اثر را که معروض است
 برای ابطال اعتقاد مجلس مولود آورده تصنیف نموده که بر تقدیر صحت معارض احادیث که مثبت خلاف این اثر
 است نمی تواند شد و نیز بر تقدیر صحت این اثر گوئیم که محتملست که باعث بر منع و اخراج این قوم از مسجد شود و شکی نیست
 برض متوجه شده که منافق ادیب مخالف و ابجد است نمیدانی که این شهر و هنگامی که شاعشیه را شاعشین عباد و خدایان
 اختصاص یافته میشود و قبی است که چنین شهر و هنگامی که معهود و عهد رسول خدا صلی الله علیه و آله و آله اهل صلوة بران
 حضرت علیه الصلوة و السلام اجتماع مسلمانان در مسجد خود را اثر و منقول در آن عهد است مباد بود است پس داعی بر منع
 اخراج قوم از مسجد فقط دفع صوت و شور و شغب است و معهود این روایت صلاحیت معارضه باروایتی که در صحیح بخاری
 در باب من جل اهل العلم ایما سلوه مذکور است ندارد و ان نیست که کان عبد الله یذکر الناس کل خیر یعنی پس از عبد
 بن مسعود که بنده میدادم و مردم را بر و زنجینه پس طبع سلیم عقل مستقیم التنبیه پوشیده نباشد که این تعیین و تخصیص
 برای خطا و تذکره عبد الله بن مسعود از طرف خود ایجاد کردند و در عهد حضرت صلی الله علیه و آله و آله پس چه باعث شد
 عبد الله بن مسعود بادی ترک لایزال متابعت که یا کون فی العمل بخون فی الترتیب کذا فی الموضع السیفه
 فرموده پس این روایت بخاری از شهر الشمس این من الامس است که تعیین و تخصیص روز برای عمل خیر اگر چه آن روز
 از حضرت صلی الله علیه و آله و آله فرماید جائز و مستحسن است باجماع اربع تعیین و تخصیص عبد الله بن مسعود که روز بخوبی
 را برای عظم و تذکره فرمودند استخراج اصل را برای تعیین مجلس بود و نیست ملتزمه برای اصول گفته بود
 سابقه که علوم عاشورا و صوم و شبیه و عاده و عقیقه است ثابت و متحقق گردید و ترک شارع که در باب متابعت است
 آن ترک یعنی دیگر است نه مطلق ترک خواه محدود بمستعمل در زمان شارع باشد یا بقضاء مصلحتی محدود
 طاری و لاحق بعد از او سابق گردد و علما تصریح نموده اند که گاهی مقصود شارع از ترک فعلی و توفیق و رعایت
 رحمت بر امت میباشد یعنی اگر شارع آن فعل را ترک نمی فرمود التزام استمراری آن فعل موجب جوب بر امت
 چنانچه در ترک التزام تراویج همین صحت قرار داد علماء است پس بخوبی ترک الاحمال واجب الاتباع نباشد
 و فعل این حکم التزام آن از حدیج اجماع و استحسان خارج نیست که منقطع و جوب که در فعل التزام شارع بوده
 در فعل التزام دیگر است متصور نیست چنانچه علماء فرموده اند و در عمل مستقیم بعد از فعل اتوال تخلف در صلوة و حتی
 گفته صحاب است که متابعت بران نیز مستحب است و خوف توهم در ضیعت مرتفع شد و آشنا و بجا است متعلق

اندراج یافته بود اگر چه آنچه میانه سخن سماع متضمن بود و در عبارت از قصه با لغت و شاعر غیر لغت خواندنی است نیز بود
 اخیری اغری بر محققان بعضی را نخیال کرد و در وجه حضرت اعلی علیه السلام دیده اند که ازین معرکه میگذرد
 بسیار چندی اندر بنهار تر کشند و بولوی بی شکل است محذور اگر قتل را اعتبار بود و بر نملات اعتبار باشد مدبران را
 به پیران میم حلیج نباشد و الزام طریقی از طرق عیث می افتد هر مردی موافق مقتضای خود خواهد کرد و مطابق مشایخ
 خود زندگانی خواهد نمود آن قتل و نملات موافق طریق پیر شدند یا نباشند معنی اول بنویسند برین تقدیر سلسله
 پیری و در یک بر هم میخورد و هر دو بر هم می افتد و در مورد عاقل و غیر عاقل را با وجود پیر و نیم جوانی خود
 و طایفه بدلت بر حسب پیر نملات را با وضاحت باطلام شمر در پنج انقاصات با آنها نملات یا شیطان این شنی است توی
 منتیان را که گفته اند این شنی ها را که از راسان از ران نماز بقید یا مع متوسطان چه گویند غایبانی یا با نملات میان
 اند و سلطان شیطان معنون بخلاف بقید یا مع متوسطان پس قتل ایشان یا انعام و نباشد و از کفر و کین
 نبوده سوال فقه در آن واقع حضرت پیغمبر را بر پینه صادق است و از کید و کفر شیطان محفوظ فان شیطان را تشنه
 گداور پس قتل یا مخفی صادق نباشد و از کفر شیطان محفوظ جواب صاحب جرات که میم تشنه شیطان را محفوظ
 بصورت خاص آن سرور علیه علی آله الصلوٰۃ والسلام که در آن مدینه است میساند حکم بعیم آن تشنه بر صورتیکه
 تجویز نمایند و شک نیست که تشخیص الصوت علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام خصوصاً در نملات بسیار مستقیم پس
 اعتماد بود و اگر عدم تشنه شیطان را مخصوص بصورت خاص آن سرور علیه علی آله الصلوٰۃ والسلام نیز میم و هر صورتیکه
 بر پینه عدم تشنه تشنه بصورت تجویز نمایم چنانچه بسیار از علما بدان گفته اند و نیز مناسب نیست شأن آن سرور را
 علیه علی آله الصلوٰۃ والسلام گویم که اخذ احکام از آن صورت و در یافتن مرضی و امری آن از مشکلات است
 تواند بود که شمس پس در میان تشنه باشد خلاف واقع را محقق نمود و بود و نمینده را در تشنه القباس اند
 عبارت و اشارت خود را عبارت و اشارت آن صورت علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام دانیده باشد الی ان فادعی انما
 عنه و حالت نملات محل تعطیل حواس است و جای القباس تشنه با وجود تنهایی را الی ان کجا معلوم شود که آن واقعه از
 تصرف شیطان محفوظ است و از تمییز و معشور یا آنکه گویم چون در احوال قصه با لغت خوانندگان و مشغولان
 مشکوک بود که آن سرور علیه علی آله الصلوٰۃ والسلام ازین عمل معنی خواهند بود چنانچه معوجان و معوجان
 و این معنی در تخیل ایشان نقش گشته تواند بود که در واقع آن صورت تخیل خود را دیده باشند بلی آنکه آن واقعه را
 حقیقه باشد و یا تشنه شیطان بود و یا قصه با لغت و روایای صادق و معقول بر ظاهر اند و حقیقت آنها همان
 که رأی دیده است مثلاً صورت زید را در خواب دید است و مراد از آن همان حقیقت زید است و گاهی معصوم از ظاهر
 و معقول بر تعبیر صورت زید را در خواب دیده است و مراد از آن عمر داشت مثلاً بلا سطر علامه مناسب که

در بیان عمر و زید بوده است پس این مطلع یا ران از کجا معلوم شود که محمول بر ظاهر باشد و از ظاهر هر صفت و نیت هر اثر
 بود که مراد از آن در مثل تعبیات بود و آن وقایع کنایات باشد از امور دیگر بی آنکه مثل شیطانی را گنجایش نباشد و کلام
 اعتماد بر قانع نباشد و الی الی افاد معنی الله تعالی عنه یا ران بخانه نیست که بوضع خود زندگانی نموده اند و از تمام
 بدست ایشان نیت المیز و غیره از انقیاد چه چاره است عیاذ بالله سبحانه اگر چه بعد از این توقف نماید اگر
 درضا توقف کند که حاضر خواهد کرد و بالنسبه فقیر فریضه بود و طاعت طریقت خود است مخالفت طریق
 خواه باطن و خواه بیرون و در شرفانی هر طریق را و صولیت بطلب خاص و حصول مطابقت ص این طریق منوط
 بر کمال این امور است هر که اطلب بطلب این طریق بود باید که از مخالفت این طریق اجتناب نماید و مطالبه حق بگریزاند
 نظر او نباشد حضرت خواجه نقشبند قدس سره فرموده اند از این کاسکتی و نه انگار سکت یعنی کاسکتی در این طریق خاص
 است پس گنیم و چون شاخ دیگر کرده اند از انکار هم نمیگویم کمال چه میگویند و فرموده اند که کمال و ملاز فقر است
 و قدوة بایر و ان هرگاه دردی امری رخ شود که مخالف این طریقه علیه بود جای خطر این فقر است چنانچه
 احتیاج مخالفت طریق و الذکر و اگر خود فرزندان حضرت خواجه جرات قدس سره بعد از تفسیر طریق و الذکر و اگر
 طریق اصل ایشان مخالفت نمودند و انی کنندگان مجاهد فرمودند چنانچه جمیع شریف شانی رسید باشد
 الی الی افاد معنی الله تعالی عنه و اگر درضا حضرت ایشان دین و ان در دنیا زنده بودند و این مجلس اجتماع
 میشد یا این امر می شد و این اجتماع را می پسندیدند یا نه یقین فقیر نیست که هر گز این معنی را تجویز نمیکنم
 بلکه انکار نمودند و معصوم فقیر اعلام بود و قول کنیدی یا کنیدی چه مضائق نیست و گنجایش مشاخره که اگر محمد
 و یا ران آنجای برهان وضع مستقیم بشند فقران از محبت ایشان غیر از حرمان چاره نیست زیرا که
 و السلام اولاً و آخراً انی باختصار و جناب حضرت مولانا مولوی محمد منظر صاحب نقشبندی مجددی
 و ملوی مدنی در مقامات سیدیه در بیان حالات حضرت و الذابجه خود قدس سره ترقیم فرموده اند و عبارت
 حضرت ایشان بعینها این است میفرمودند که خواندن مولود شریف و قیام نزد یک ذکر و طاعت و عبادت
 مستحب است و درین باب رساله خاص دارند و در آن تحقیق فرموده اند که منع حضرت محمد و انصار
 رضی الله تعالی عنه از مولود و غانی محمول بر طوع و نه است لایزال و نیت مجرد و ان قال الشیخ علی بن
 الفکامانی الذی لم یضرب ان و قد انجنته و انصاف الیه انصار و الرقص و اجتماع الشبان من انصار و غیره

نقل عبادت مولانا محمد منظر قدس سره

تقریباً ہر ایک صاحبِ علم نے اس کتاب پر حجتہ الہیہ علیہ السلام

من الحرات فبذل الذي يختلف في تربيته نال من حال العلماء مولانا جلال الدين سيوطي مدعا عليه كلام من نفسه غير ان
 فيه ما جاء من قبل هذه الاشياء والحق التي صنعت اليه من حيث الاقتضاح لاظهارها للجلد بل وقع مثل هذه الامور الاتباع
 لصاوة الحقبة مثلا كانت قبيلة شيعية ولا يلزم من ذلك وصل الاتباع لصاوة الحقبة كما هو واضح وقد رأينا بعض هذه الامور
 ليالي من رمضان عند جلوس الناس لصاوة التراويح ويحرم الاجتماع لاجل هذه الامور التي قرنت بها كمال نقول اصل الاجتماع
 لصاوة التراويح من حيث وقته واداءه الربا من حيث الاشياء الشيعية فيمنع كذلك نقول اصل الاجتماع لاظهارها لشيء الله
 مندوب قرنت وماضيه الى المولود وقته فممنوع ان ياتي **وعبارة رسالة الفصلة** لمولانا رستم اذ انزل
 كرم الله وجهه عليه السلام الله الرحمن الرحيم حامداً ومصلحاً فذكرت على جوپوري كيرط سبي برادران بنی جوان
 سے حضور اقدس غائبانہ حجت کبریٰ میں ارشاد اہم مذہب مضبوط میں اور حضرت مرشد برحق احمدیہ قدس سرہ سے
 کہتے ہیں اور ان کی کتاب صراط المستقیم کو سچی کتاب بنی میں بعد سلام علیکم وجوہ اللہ وبرکاتہ کے مطالعہ فائزین کہ
 حاجی چاہے جس صاحب ساکن مبارک پور کے زبانی معلوم ہو کہ مولوی فیض اللہ صاحب اعظم گڑھ میں حاجی چاہے اگر کسی
 ایضاح الحق کے رد کرنے سے ہم کو گون کو تھما جائے گا مولوی صاحب ہاتھ جوڑے کے ہماری طرف سے کہو کہ صلیح اوکو
 کہیں ہیں صلیح سے کہیں کیا ہو سکتا ہے جس سے ہم غلطی ہوئی جو ہم نے اسکو رد کیا تو اس شخص سے سارا کام
 بچاؤ ہے ایسی کچھ بڑا نہیں ہے اور بات کہنا اگر کسی مقام میں منی ایضاح الحق کی تحقیق کے واسطی لکھا تھا کہ یہ کتاب
 تصدیق ہے اور اس مقام کی میں مولویوں نے جو بڑی مستبر من حلف کر کے لکھا کہ یہ کتاب ایضاح الحق مولانا محمد سمیع کی تصدیق
 اور اس مقام کا نام حاجی صاحب مذکور ہے کہ اگر بکرا یا نہیں سوہن بات کو نہ نہایت فرس ہو اگر اس فقیر نے رسالہ اطمینان القلوب
 میں ایضاح الحق کی خبر ادا کر دی ہے ظاہر کر دیا اوفیقہ کی کتابوں کے مسئلوں کا جو ایضاح الحق میں رد لکھا ہے اسکو بھی رد کیا
 اور یہی مرشد حضرت احمدیہ قدس سرہ کی کتاب صراط المستقیم کے جن مقاموں کا رد ایضاح الحق کی جس مقام میں کیا ہے
 اسکو بھی کبر لیا اور یہ کہ ہمارا صراط المستقیم کی مصنف حضرت مرشد صوفی ہیں اور اس کے لکھنے والی مولانا محمد سمیع جو
 اور ایضاح الحق کا مصنف کوئی دوسرا مولوی سمیع ہے تو منی سمیع کیا بکرا لکھنے تو اپنی مرشد مولانا محمد سمیع کے
 سنت و جماعت سے ہو ہو گون گون کر دیا اور ایضاح الحق کے مصنف کے لاف بھی اور ہمارے مرشد سے اسکی عداوت کے
 حال کو کہو لیا ہو ہزار ہزار تعجب کہ ایضاح الحق میں جو صراط المستقیم کا رد ہے اس مولوی صاحب کو تانچہ لگا تو اب
 جناب مولوی صاحب مروج اوسا ہی سببانو کو نہا سبب کہ ایضاح الحق اور صراط المستقیم دونوں کے اس مقام کو دیکھیں اور جو سبب
 درپانت کریں کہ ایضاح الحق کی مصنف صراط المستقیم کو رد کیا ہے یا نہیں اگر رد کیا ہے تو اپنی مرشد حضرت احمدیہ
 کے صراط المستقیم کو حق جانیں اور سب عمل کریں اور ایضاح الحق کو بھی حق جانیں سو عجیب تماشے کی بات کہ وہ مولوی
 کتاب کے لاف و حق تحقیق کر کے کہا کہ ہم ایضاح الحق کو صحیح کہہ دیں تو اب ملنا انصاف کر کے ہم اپنے مرشد کو کون

اعتقاد ہے میں جو اس عقاد کو ہم کسی چوتھی جہل اندہ باب گناہ کہنے کو سطح چوتھوں اور ایسی اندہ برین جاوین کہ
 ایضاً یحییٰ کے روئے سے جو کھانا خیر ہے اور صراطِ مستقیم کے روئے سے تا پختہ نہ لگی اس مضمون کو ساری صفت جو اوست
 خصوصاً غلط لوگ خود کہیں اور ایسی جہل کتاب کے نزدیک جال سے سلیمان کو چاروں ابداً بات کو جو سب کے سب
 ایضاً یحییٰ والی نے صراطِ مستقیم کو رو کیا ہے تو اب ایضاً یحییٰ کا مصنف مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ ثابت کرنا کیا قاف
 اگر بات ثابت ہوگی کہ ایضاً یحییٰ مولانا محمد اسماعیل کے تصنیف ہے تو اس سے کیا فائدہ ہوا اور محفل میں بیان کا کوئی کو
 باب کا کیا یعنی صراطِ مستقیم تو رد ہو چکی نہیں مولانا محمد اسماعیل پر ہی عیب لگ جاوے گا اور سطح پر مولود شریف اذیقا
 کے مسئلہ میں ہی ایضاً یحییٰ کے مقدمہ کے پیر ہی جو کھانا حال سمجھو اور مولود شریف اذیقا و قیام کو جو شخص ہم کرتا ہی پائے
 شریف کے گوئی نہیں کرتا ہوا اور نہ تعجب کاش کہ اسے یا ایک شخص حسین کی تقلید کو جب نہیں کہتا ہی با فقہ محفل
 کرنا وہ جب نہیں جانتا تو اس میں خواہ لاندہی اور با بی ترکی کوئی بات ہوتی ہی اور نہ رسالہ المحض میں مولود
 شریف کو کچھیں علموں اور اسوں کے قول افضل ہے اور نہ طریقہ کے پیشواؤں کے قول سے اور توارث سے ثابت کیا ہی اور
 مولود کا منع کرنے پر فقہ ایک شخص فاکہانی یا کسی ہے سو جماعت کے مقابلہ میں مکہ کے کا کیا اعتبار اور قیام کو ایک مجتہد
 کہ مسئلہ کے دو مقدمہ زامی عالم قدیم کے فتویٰ سے اور بڑی بڑی معتبر کتاب سے اور توارث سے ثابت کیا ہی اور یہ قیام
 جو کہ قیام قدیم کا ہی سو سطحی سکی اصل حضرت عائشہ کی حدیث میں ثابت کیا ہی اب ایک بات بڑی فائدہ کی یاد رکھو یہ
 کہ غلط مولانا ابی بن کونین غلط ہے کہ زمانہ بیت کی اور اختلاف کے یعنی جب کسی چیز کی نسبت کسی بڑی کیسے کرتے ہیں یہی
 جب کسی چیز کا غلط کسی بڑی سی لگاتی ہیں تب اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے جس میں مولود ہی کا اور غلط سوا سارا
 غلیظ شریف وغیرہ جیسے اللہ کا گہرا اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام میں گہر کی تعظیم اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے اور اس
 یہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود کی تعظیم کرنے والوں کی طرف سے جو لوگ دھوکا کھا گئے ہیں وہ تو بے کربین اور مولود
 کو شکر کرنے والوں سے علاقہ توڑ دینا اور یہ اضافت تحقیق کے واسطے کہ ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چوتھی یا مختصر
 اور ذلیل چیز کے طرف کرتے ہیں جیسی والدہ بھائی جیسا کہ بیٹا جو چاہے اس طرح عدہ کو مختصر معانی میں مذکور ہو بات چوتھی
 اچھی تو مولود کی تجارت کرنا درست نہ ہوگا یہ غلط کہہ کہ مولود عیت مذکور ہے اگر اسی یا حرام ہے یا کہ وہ ہی اور یہ کہ اس کی
 درست نہ ہوگا کہ یہ سارا مولود کے باطل کرنے کی خاطر جو جس کا ایک رسالہ کا نام کسی کہہ ہے غایۃ الکلام البطلان عمل ہے اور
 قافہ تو لیکھا اگر لیکھا گیا حال ہوا ہے مضمون حبشہ اور طائی تقریر کر کے باطل ہو گیا جب تک مختصر معانی کے مضمون کو
 لکھ کر برکتی کتاب کوئی رد نہ کرے اگر اسی ایک مضمون تم گو کہ وہ بیوں کے مذہب انکی علم کی حقیقت سمجھو گا کہ نام نہ
 کو نہیں تو پختہ چال ہوا اسی مضمون سے تم لوگ انکی سارے عقیدہ اور علم و ستون کا حال سمجھو قیام کا منہ اب تک کسی
 بنایا اور حال کے مطابق جہاں جہاں رسالہ نہیں قیام کو شکر لکھا ہو اب کوئی جاہل نہ کر تو اسکی بات کون مستجاب

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ جمع نہیں کرتا جس سے امت کو گمراہی پر مشغول اللہ تعالیٰ
 لکھا ہے کہ یہ ایک خاصیت ہے کہ پروردگار تعالیٰ فی امت مرحومہ کو ایسی سائنہ خاص کی جس بات پر امت کے دو گنا
 کریں وہ بات حق ہی ہوگی اور یہی حدیث کو شیعہ اللغات میں بالاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسرے فصل میں
 سو احادیث کی مخالفت کر کے مطابق لوگ اپنی گروہ کی لوگوں سے دین آدمی کو نکالنا مسمیٰ کرتے ہیں کہ خلافی ظالی
 بات اور جو سب سے پہلے پوچھیں پوچھیں ہی لکھتے ہیں ان غائبانہ چیزوں کی فساد ہی بخیر و اگر کفایت ہے
 کیا سب سے کہ جریں شریفین جہاں قیامت تک کے بن باقی رہی کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی جو
 کے علماء کی جماعت اور اس ملک و مملکت ساری علماء کی جماعت کے ماننے اور ان مسئلہ پوچھنے والے گروہ کی لوگوں
 سے کہتے ہیں اور یہ گروہ کی دو تین یا چار یا پانچ عالم کی بات مانی اور ان مسئلہ پوچھنے کی تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں
 میں تو سنت جماعت سے سب سے بڑا حق علماء کی جماعت کو چھوڑنے کے اپنی ہی گروہ کی دین میں شخص کو چھوڑ لینا اور ان کی
 اپنی عقیدہ کو کرنا تو اپنی رہائی ہے اولاد میں کیا سناؤا کرنا اور سنت جماعت کے گروہ ہی جدا ہو جانا ہی لکھتے
 ہر کام کی ہم لوگ سناؤ کہ مثلاً ایک شخص اچھا تھا سناؤ ایک سیر لایا ہی اور ہر لوگ ان کے کوگوں سے کہتا ہے کہ ہم لوگ یہاں
 یا سناؤ ایک پاس لایا سناؤ ایسا اور اور اس کوئی پر کسی اگر چہا ہٹے تو سناؤ روئے تو لہ ہمارا سناؤ خرید کر
 اور ایک دوسرا شخص ایک سیر سناؤ لایا ہی اور جب چاہے کرنا وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ ہمارا سناؤ بہت اچھا ہے
 ہم سناؤ روئے تو یہ سناؤ میں تم لوگ جو کہتے ہیں خرید کر جو کہتے ہیں خرید کر اچھا ہے اور کہتا ہے کہ اچھا ہے ہمارے
 ہم میں میں سناؤ کو ہمارا سناؤ لکھا کی سب سے بڑا تب وہ کہتا ہے تمام جہاں کے سناؤ بھی میں فقط ہمارے، ان کے ہے اور
 ہمارے ساتھ کے خلافی ظالی کے آپ سے اگر کوئی خریدنا ہو تو ہم لوگوں کے ان کے سے سناؤ خرید کر تو اب ہمارا سناؤ ان کے کو
 ان دونوں میں کون سناؤ ہی اس سے بڑا کی بلکہ کوئی عقل الا قبول کرے گا انہیں اور ہم کہتے ہیں کہ بابہ بلکہ نہ سناؤ
 اور بڑا کہ بڑا دین سنت جماعت کے علماء ہی اور جہاں شریفین کی سارے علماء ہی اور سارے جہاں کے سارے
 جماعت علماء ہی تحقیق کر لو سب سے بڑے تو انو جو سناؤ ہمارے تو جاریت کو نہ مانو بلکہ بلکہ مطلع کر داکہ ہم ہی سناؤ
 کریں اور حقیقت میں قیامت کی امت لوگ میں جتنا اختلاف ہوگا سب فیصلہ آج دیا گئے میں مختصر فرمایا ہے
 کہ ایک حدیث جو پہلی مذکور ہو چکی اور دوسرے حدیث جو اب گتھی میں سارے اختلاف کا فیصلہ کر لکھا ہے دوسرے حدیث
 یہ ہے مشکوٰۃ فی صلیح میں باب ثواب ذوالامۃ کی دوسرے فصل میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت اسنی کہا کہ ذوالامۃ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل الاتنی مثل المطر لایری اولہ خیر ام خیر مثل سیر امت کے مانند مینہ کے ہی دین مینہ
 ہوتا کہ پہلا مینہ بہتر اور فائدہ دینے والا زیادہ ہے یا اسکا اخر شیعہ اللغات میں جو اس حدیث کی شرح ہے اسکا خلاف
 ہے کہ ساری امت بہتر ہے جیسا مینہ سب سے بہتر اور فائدہ مند ہی ویسا امت بہتر ہونے میں سب سے بڑا

یعنی صحابه و تابعین کی ساری امت تک ہونے پر اس میں تو پہلی حدیث اور حدیث کا مضمون ملے بہت نامت ہے
کہ صحابہ و تابعین کے ایک قیاس تک کی جتنی بات کی امت کی لوگ جہاں بات پر اتفاق کیے گئے وہ بات اگر کسی پر ہونگی تو ایک
بیشک دو چار آدمی کا بحث و جھگڑا کرنا اور اس حدیث کے پیش نہ ہونے پر یہ جان بچا کی حکمت اصل بات یہ ہے
جو وہ خود بخود معلوم تھے ہی سو شخص اپنی بات پر اتفاق نہ کیا اور کھلا اس کو نام نہانہ بیان جا دیگا یہ شخص
جیسے مولود شریف اور قدامت کا مسئلہ یا سیرت پر یہ کیا مسئلہ وغیرہ اور شیخ اور حاملہ برادر اور سنت و عبادت کے بہت
تک جوت کی بات ثابت کہ ملا امت مطہرہ سے مل سنت و عبادت میں ادراہل سنت و عبادت وہی لوگ ہیں کہ مطہرہ
انفاطریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ادراہل و سنت مراد ہونے میں تو یہ بات لیکے حرمین شریفین
میں کے سارے ادراہل سنت و عبادت کے چھوڑ کے جھگڑا حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت فرمایا ہی چھوڑ دی کہ وہ تم میں
بایں لوگوں سے جھگڑا حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کا انکار فرمایا مسئلہ پوچھا اور ان کے مذہب پر چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مخالفت بالکلی کرنا ہی سہا تو ہمیں تم لوگوں کے بڑی خبر خواہی کی ہو کہ اس سال فیصلہ میں تہنگ پوچھنا دیا ہمارے
دعا کرو کہ اللہ تمہیں بخیر و نیا **وقال** العلامة مولانا شیخ عبدالحق اللہوی فی مراح الیقینہ اول سیکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم شہرہ دار ثوبیہ بود کہیں کہ ابوہریرہ غنیمت شلتہ فرقی داد و سکون تقایید و سواد و نروان ثوبیہ
کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متولد شد شہر رت سائید ابوہریرہ و خانہ عبدلہ برادر تو پسر متولد شد ابوہریرہ
بزرگانی آہا و کرد و دام کرد کہ او را شہرہ دار ثوبیہ تھا یا یا شادی سرور ابوہریرہ لاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد و
دی تخفیف کرد و در ثوبیہ از دی عذاب اہشت چنانکہ حدیث آمد بہت و در بخاست بہت ملائکہ و ملائکہ کو
سیلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرزد و بدل موالا نیندینی ابوہریرہ کا نو بود و قرآن بہت و نازل شد چون
سیلا آنحضرت و بدل شیر جاری ہی بہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نرا واد شد تا حال سلمان مملو بہت بخت سرور و بدل
ال طریق ہی چاہند لیکن ایک لڑ بچہ تاکہ حرم احداث کرد و انبار لغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا جو
اس طریق آملہ کرد و ہمیں بخورند و اللہ جانہ و تعالیٰ علم و علامت **آھوان** **باب** بیان میں ہے قیام و
کہ **کتاب الانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون** جرت عادیہ
کیس میں اناس انہا سمعوا کہ و صفہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قیوم و تغیلہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہذا القیام بقہ الاصل
لے لیکن ہی بقہ حنفیہ لایس کل بقہ مذمومہ و قد قال سیدہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قبل اناس لصلواتہم
لغہ القیومہ قال النور علیہ السلام حملہ لسان البتہ تعبیر بہا الاحکام الختمہ و ذکر و اسن ثلثہ کل لیلہ ذکر و لایا فی قول
صلی اللہ علیہ وسلم انکم فخرات الامم و ان کل بقہ ضلالہ و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا
شر فاما من غیرہ لان فاعلم انہ یارب الخلق من بعد قال المناشی فی قدس سرہ و اللہ و خالف کتابتہ ابوہریرہ

بہت نامت ہے
بیشک دو چار آدمی
جو وہ خود بخود
جیسے مولود شریف
تک جوت کی بات
انفاطریقہ رسول
میں کے سارے
بایں لوگوں سے
دعا کرو کہ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
کہ چون آنحضرت
بزرگانی آہا و
دی تخفیف کرد
سیلا آنحضرت
سیلا آنحضرت و
ال طریق ہی چاہ
کہ **کتاب الانسان**
کیس میں اناس
لے لیکن ہی بقہ
لغہ القیومہ قال
صلی اللہ علیہ وسلم
شر فاما من غیرہ

بہت نامت ہے
بیشک دو چار آدمی
جو وہ خود بخود
جیسے مولود شریف
تک جوت کی بات
انفاطریقہ رسول
میں کے سارے
بایں لوگوں سے
دعا کرو کہ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
کہ چون آنحضرت
بزرگانی آہا و
دی تخفیف کرد
سیلا آنحضرت
سیلا آنحضرت و
ال طریق ہی چاہ

و همچنان که سرانجام غزوات و مجازات نماند بهایروایات ستمه مقبره و در وقت هر مکان ظاهر القید و یقین تایید و با هر
از بهات سفره او و مجتهدان عربی با شنید فارسی یاد و نوشته باشند با اتفاق از ثنایات است خیر محض و موجب
تقریب بایمانان یقین آن مشهور به اول و در شب نهم آن یاد و در روزی پس نزد محمد بن خاندانام نویدی حافظ
البرق استاد امام لغوی ابن جوزی شیخ ابوزی نرسونی و علامه ناصر الدین مباحک معروف باین طایف و حلال الدین
سیوط و علامه ناصر الدین جعفر و محمد بن علی مشقی مصنف سبل الکنه و امام بزرگوار شیخ عبدالحق محدث دہلوی غیر جمیع
اسرار علم استحق است و از ادله تقریر بدان شکی نیست که توضیح آنکه افعال الحافظ ابن حجر قدس سره
غیر جمیع اصل ثابت است و ثابت است همچنین ابن رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم مدینه فوج الیه و بعد از آن
عاشورا و نهالیم قتل او را و یوم غرق الشیعه و خون نجاسوی فخری و تصویر شکر الله تعالی علی من ین فیهم معین بن ابی
ابو نعیم و بعد از آن علی بن ابی طالب و یوم غرق الشیعه و خون نجاسوی فخری و تصویر شکر الله تعالی علی من ین فیهم معین بن ابی
و انقلاده و استیغاثه عظمی من الغم و بیرون از حبس الکریم بنی العترة فی ذلک الیوم و علی بن ابی طالب بنی ان تحریر الیوم و بعد
ایطابق قصه موسی فی یوم عاشورا و غیره و در حقیقت هیچ آنکه در آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم حضرت بلال که ترک کن
رفت و نوشته است که من می بینم و آن روز و شب است و در آن این چنین است و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم
شربت است آن دعوی را آنچه خلیف مظلومی و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم
خبر است که ایضا و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم
و علامه حلال الدین سیوطی رساله است و در ثنایات دعوی نموده تصنیف کرده و از انصاف و ادب و شایسته الاطمار
علیه السلام و ایضا و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم
باید و فیما بین انکه کفایت نصف نصف و لا تتبع الهوی باقی ماند و قیل و قال و قیام مقام و لا ذلت با برکت و شایسته
علیه الصلوٰه و السلام پس باید دانست که اصل قیام برای تعظیم ثابت و تحقق است و در محققان بر است ابو سعید
ثابت شد که هرگاه مسجد بن حاذر در رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم حاضر شده فرمودند که قیام الی سیه کم نبی
استاد و یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم
بجهت تعظیم سبب است نموده و بدلیل این حدیث و احادیث دیگر و درین باب نیز مروی است بخوفی و کتاب
از ذکر آنها معذور اندم الحرام چون اصل حکم برای جواز قیام تعظیمی بنویسند پس قیام معروض نیست تعظیم و کلام
در حضرت صلی الله علیه و آله و سلم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم
الافقی و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم
بنی علی الصلوٰه و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم و در آن یوم

ان شکر و کمالی طریقی کہ کافانی مغربی کی تخلص ہو کر چھوٹے صفحہ کے گوشے میں اور صوفیہ صافیہ سے ایک ہی زمین
 پرویا اور کو صاف مضل تلالیا اور خدا سے بڑے کہ زمین اور لوگوں کے اعتقاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ عبدالحق
 اور ان کی صاحبزادہ اولیٰ اللہ ہو کر اور ان کی صاحبزادی شاہ رفیع الدین و بلوی اور ان کی بہائی شاہ عبدالغنی
 اور ان کی انوس حضرت مولانا محمد حق دہلوی قدس اللہ سرہم کے سبب بہترین مثال مضل میں داخل ہو جائے ہیں
 ان ایسی تیزی پر کہ جسکی موافق چھوٹے مکمل اور محدثین اور صوفیہ سے عربین اور مصر اور شام و عین اور آفریقا
 میں لاکھوں گزلیں ہیں اور پیر حضرت چند باریت پر۔ یا اللہ زمین اور ان کو باریت کر اور سید مرتضیٰ پر چلا
 آئین تم آئین اور وہ جو بعضی تیزی طرف نسبت کرتے ہیں کہ عرب کے خوف سے تفسیر کے طور پر سکوت کرنا ہوا ان حق
 ظاہر نہیں کرنا باہل جوڑ ہوا اور حکا قول منوالہ وہی ہے میں بکلف کہتا ہوں کہ میں کسی حضرت سلطان
 سامی جو سیر نزدیکی خلاف واقع ہوا ان کی رعایت یا ان کی دوزخ اور ان کی رعایت کے کہی نہیں کہا بلکہ صاحب
 و دونوں زمین جو میں بلایا گیا ہوں کہتا رہا ہوں اور کبھی خیال نہیں کیا کہ حضرت سلطان العظم یا ان کی دوزخ
 امرار تاراض ہوئی اور میرا جگہ لگاؤ لگے جو عثمان اور شاہ کے بڑے پاشا حمید اور زبردست تھے اور ان
 حکم کی مخالفت کو دیکھ کر ان کا بچتے تھے یہی گفتگو سخت جو مجلس عام میں انی تمام مجاز والی خاص کر عربین
 بڑے چھوٹے کے سبب بخوبی جانتے ہیں بلکہ اگر زمین ثقید کرتا تو ان حضرت نکیر کے خوف سے ثقید کرتا چھوٹے
 کہ جب ان کے ہاتھ سے امام شکی اور جلال الدین سیوطی اور ابن جریر اور ابن عربی اور عالم لغوی شاعر صاحب اور ان کے استاد
 اور پیر و زمین عبدالحق اور شاہ ولی اللہ اور ان کی بیوی شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالغنی اور ان کی اولاد
 محمد حق قدس اللہ سرہم چھوٹے تو زمین غریب ان کی سلسلہ اور ان میں شامل ہوں اور سلسلہ پیر و زمین
 کس طرح چھوٹے ہوئے ہوں تو طرح سے نفیق ہو اور بلکہ کفر میں بھی تصور کریں گے ہر جن اور ان کے ان حرکات سے
 نہیں ڈرتا اور جو میرے ان احوال کی تائید اور ثبوت محقق مصنف رسالہ کے سے جابجا تیر زالی ہے اسی
 انکشاف کرتا ہوں واللہ اعلم و علامہ فقط اسی قصہ و قال فہم الراجی رحمۃ ربکم اللہ ان
 محمد رحمت اللہ ابن خلیل الرحمن غفر لکم ما اللہ الختان
 تقریظ خاتم مولوی شیخ حمزہ صاحب شاگرد خیاں مولانا
 مولوی رشاد صاحب محدث لنگوی اوام فیضیہ

محمد الہیہ ۱۲۹۳

الحمد للہ الذی التفتا بولادة النبی اکرم والصلوة علی رسولہ الذی امر بالکمال السواد الاعظم والیٰ اللہ وجہا
 اجمعین لیس لیس اللہ انما بعد عرض کرتا ہوں کہ یہ رسالہ اللہ العظم فی مولانا النبی الاعظم اس خیر کی نظر سے گزرا
 ہر مضمون الجواب ہے اور پسندیدہ اولوالالباب اور کونکر ہو کر اسکی مصنف تحقیق میں شمس نے لفظ انہار

اور تیسری شے اسرار عالمی عرفیہ و دوم عصر کی مستند بلکہ کاذب فضا عالم کے تسماع حیا کہ اور بخا علم و ذکر مہربانی
 و سیاهی و سوغ و آقا شہرہ ایسی کہ یہ کتاب بول خاص عام ہوگی اور حبیب جان اہل اسلام کو نہ کہ عین مجلس محکمہ
 کا ثبوت ہو وہ مجلس شریف کہ جو کلمہ شریفی دین ہے اور طوطی خیر فلاح القین وہ مجلس کہ جو موزونہ ذکر و ذیل پر ہو
 ذکر و ادب ہو و دوم عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ جو شہداء و اشہاد کی مکان ذکر شیرینی کثرت و دوم شریف قیام
 تراجمی یقین وقت ذکر سارا کی خوبی حسین فضائل و مع و بیان اللہ و خلل ہے اس آیت شریفہ سے وجہ حسن تغا
 ہوتی ہے کہ انقص علیک انباء الرسل انثبت برفاؤک و جاء کفی بذالحق و موعظہ و ذکرہ للؤمنین اور حبیب کر سہل
 تثبیت نوادہ موعظہ او ذکرہ کا شہر موفی اہلک بکر سید المرسلین حبیب حسن الخالقین تنبہ و کن الہی الخ
 و تمام الخیرین اس شریفہ سے یہ بھی مہربانی ہے کہ یہ شریفہ اور دو عظیمین داخل ہے بلکہ علی او اسم بھی ہے
 یہہ و ذیل عمدہ از و یا محبت سرور کائنات کا ہوا و محبت ذلیلہ کمال امتاع کا ہے کہ الی الخ فی علی النصفین الی الخ
 نیز ظاہر ہے کہ جو مہربانی ہے و مہربانی ہے و محبت کہ لگا جو آپ بھی محبت کہ لگا آپ کا ذکر کثرت می کہ لگا
 پس معلوم ہوا کہ جو مہربانی ہے آپ کا ذکر کثرت کہ لگا و دون تھوے اس تناسل کے و حدیثوں مسطورہ ذیل سے
 ثابت میں اول سے اول ثانی سے ثانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق عظیم رضی اللہ عنہ فرمایا
 کہ تو میں نہ ہوگا جب تک کہ محبوب ہے محبوب نہ بنایا و دوسرے حدیث میں من احب نبیا اکثر ذکرہ استعمال خوشبو خواہ
 بسا یا جاوی یا حاضرین پر چہرہ جاوی یا کپڑے ملا جاوے اس کی کئی کے افراد میں جیسا استعمال خوشبو ہے
 اور وہ ایک فعل ہے جو جویت عالم کے افعال محبوبین پس سنت سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے احوال کو اللہ عزوجل میں شریک
 فرمادہ تباہ کیا نہ کا باعث ہو گا تو کیا ہوگا اس کی مکان ذکر آراستگی سے ملا عمدہ و دل و چوکی ہر فرد و شہرہ ہوا
 کی خاطر اور چوکی سے ذکر کی تعظیم مقصود ہوتی ہے و دون کے نظائر بہت سی شریعت میں موجود ہیں خطبہ و خطبہ
 و ان حدیث اور حضرت حسان کے منبر کا ہونا نیز تراویح حدیث اور خطبہ کے و طوطی کی کمال حاصل و دلیل کافی ہے
 ثبوت تعظیم ذکر پر یہی ہوا کہ خاطر حدیث شریفہ سے ایک نظیر واضح کرتا ہوں جب حضرت ام عین زہرا رضی اللہ عنہا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ہوا کرتی تھیں سرور مخلوقات علیہ الف الف تحیات اپنی ردا ہی مبارک اور کون کے وسطی چھا
 کرتے تھے کہ کوئی کہے وہ رضاعی مان تھیں اور کئی تعظیم کو نہ کہ فرماتے تھے کہ کہیں گے جب ایسا یا شہادہ اکین کا ایسا
 خیال کہ ہے چہرہ کو اپنے بزرگوں اور بایوں کا خیال بدل جائے اولی چاہی شیرینی حدیث محمد بن ابیہ کہ جب اساتذہ
 صلی اللہ علیہ وسلم شریف فرماتے تھے حضرت ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا عمل پیش کرتی تھیں کہ ان میں سے
 ہوا کہ یہ روح پڑھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسط اور شکر و قدوم اور موم کی شیرینی خوب چیرے اور محبت
 سادہ ثابت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو مہربانی بہت مرغوب تھے پس آپ کے یہ کہنے

اور آپ کی امت کے خاطر واری الخیر بہائی بہت سب سے ہم ایصال الخیر تیر تو میں جانب چار خوش بود کہ برائی یک طرفہ ہوگا
یہ جو کثرت و درود و نساہت الی اللہ بیان قیام تختہ چوبیس ہمارے مستحبات علیہ السلام کو کون کر سکتا ہے کہ وہ
انکار سے بہت اہل فقیہ و احادیث کا انکار لایم کہ آجہا و ذوالا اللہ علیہ السلام کے جویان تھے ہیں اور ان کی خدمت میں
عرض کرتا ہوں کہ جب تھان علماء کی یہ کہ یہ بڑھئیہ جویان سے ہے کہ اس وقت خاص میں خواص مدت کو شاہد ہے
مصلوہ حصول ہوتا اور میں شاہد کہ وہ حضرت حضور پور علی اللہ علیہ السلام کا مجلس میں تشریف لانا ضروری نہیں
بلکہ ارتفاع حجاب کی ہے اسکی ایک نظر محسوسات میں آفتاب سے کہ اوکی نے ایک جگہ سینے اور ہر اہل بصیرت کان
ایک روشنی سے فائدہ دیتا ہے تاہذا بقایا تقلید آروشنی کا متفق ہے پس علماء کہ حکما کی مدت میں متعین ہے کہ اہل حدیث
توق کی تقلید سے عوام ہی بہت تھان قیام کر لیا کریں کہ ذوالخانی شیخی سید العاشقین امداد اللہ علیہ السلام
مدانہ علی رؤس البینین قائم رہے جب یہ مجلس امر حسنہ سے مرتب ہوئی تو اسکی بہت کرائی بالیس کے
قبیل سے ہوئی بلکہ مثل تمدن کتب احادیث و نبائی مدارس و ایجاد علوم آئینہ کے ہوئی اور یہ مجلس مطہر علی
لطیفہ جب برائی کا طلاق سامنی آتا ہو تو ہم لوگ اسکی بہت کڑائی پر قراض نہیں کرتی بلکہ جٹ پٹ نہیں
چرا کر کھڑے گوارا علیہ السلام میں داخل کر لیتے ہیں پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ حسنات کو بھی دیکھا جائے
کی تحت میں داخل کہیں تداخلی یہ مجلس فعل حسن ہے تو اسکی بھی کیوں نہیں ہوگی بلکہ احکام آیتہ کی تعمیل ہوگی اوج
الی صلی علیہ وسلم تعاد و تعالی البر و التقوی الدال علی الخیر کفایہ وغیرہ یحیی وقت حدیث شریف میں آیا
کہ اگر وہ طیفہ شبانہ ہو جائی تو دو گونہ لہر سے مل پڑے لیا کر و لفظ (ولیفہ شب) سے دوسرا ہر شخص صفت کی
مقبولیت پر نیز دیکھو پڑھنے کی کاظمی فرما دیل ہے پسندیدگی و ملاومت پر اور بہت احادیث سے خوبی ملاومت
نما ہے پس ملاومت فعل خیر کے بہت مناسب اس زمانہ میں تو لایہ نہ کی قبیل سے ہے کیونکہ جو لوگ وہ طیفہ
نام سے نفرت کرتے ہیں کہ ان کو احکام خداوندی شائنی کوئی صورت اس الیق نگ خلائق کے نزدیک اسکا
پس اسکی شاعت پر کوشش علماء کو ضروری ہے واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سہرا ہیں موجود ہیں مگر
تفصیل اس مقالہ کی مناسب ہیں جسکو زیادت مطلوب ہواس بر سالہ شریفہ اور الفارس طبع وغیرہ مکتبہ تبیین
سے ملکتے ہیں تبیینہ مجلس سے مولود عبارت مجموعہ مؤرخ سے ہے جب کہ کتب معتبرہ پر شہاد ہیں اگر
کوئی اپنی جہالت یا ہوا سی نفسانی سے اس میں کچھ خرابی ملے تو اس شخص کے فعل کو جو یہ یہ مجلس سے ملے
الاطلاق خراب کہلائی جسطح کہ نماز و شائع کی مروت و فعل حسن ہے کسی نماز کی خرابی غلط کر شمس بد خجائی و لایہ
دیوید کے شہار الی سواہ صلی علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حمزہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ
یوم الدین ربنا فخر بنیاد میں تو سنا یا بحق و انت خیر الفاتحین اللہم متنی فی احد العوین علی الامان والیقینی یوم

و من لفظ شاعر السید جوگی عبارت افکی صراط مستقیم ص ۲۳۰ میں ہے اگر تمنا ملے تو دیا جائے کہ محبت مثال این کلام خود تھا
 ایان محبت و علا تقویٰ است لک و بیخ شاعر السید انہا من تقویٰ تہا بے شک کلام نخل کشیدہ و کوہ سبہ بی لک
 کہ جو بعض شاعرانہ خیروانی فرمودہ کو شکایں و التوحید میں کہ یہ تہ تو فلان محققین نزل ہوئی ہو پر استدلال کیا تو یہ سخا
 سخت بجا ہو کہ علماء اصول فقہ کے نزدیک علم الفاظ پر حکم دیا جاتا ہے خصوصاً بجا بنزل وغیرہ پر مفسر نہیں بتا ہی
 مولوی محمد عقیل نے عم لفظ شاعر السید تعظیم ادا بار کرام کو مدخل کیا پس ہے کہیم علیہ الصلوٰۃ التوسلیم کہ محبت تعظیم پر جاد
 اس میں مدخل ہے اب اگر کوئی یہ سوچے کہ یہ قیام محدث ہو تو ہم کینگی محدث ہونا کچھ عجیب نہیں
 اور نہ مکلف و بہر مفسر کی وجہ و جہا قول یہ کہ چارہ جدید کی دلیل شرعی کی تحت میں داخل ہوا کو علماء اہل سنت
 سنت حکایت میں ہے ہوا کہ مخصوص فقہ اوسکا بعد میں ہوا احمد اوسنت لک کہ وہ محرم مذہب است شعری طائر
 اور یہ یہ ہم درج ایسا ہے اشیر کیا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ التوسلیم کی تعظیم نصوص قرآنی میں ہے و توفیر
 و توفیر و صلوات علیہ و السلام و تعظیم مقامات تعظیم کریم صلی علیہ وسلم کا ایک مضمون کلی ثابت ہوا
 اگرچہ مضمون کلی کا ثبوت ہوا اور کسی کل افراد کا ثبوت ہو گیا فرق یہ ہے کہ بعض افراد کو تعظیمی و درہن جو عربی
 مشہور میں ہے اور بعض وہ ہیں جو بعد میں ظاہر ہوئے سو اس صورت میں توفیر و تبدل اصل ہست میں نہیں کہ کوئی خاص
 مقتضای طبیعتی اپنی افراد میں نہیں بدلتا بنا علیہ ہی تعظیم کے مشروعت کا حکم جو افراد موجودہ فردن مشہور میں ہوا اور
 ما بعد میں ہی باقی رہا اور افراد محدث میں جو تائید اور مخالف ہی وہ ہست تشخص اختلاف ہی سو یہ کہ بعض مفسرین حضرت
 ولولہ اللہ رحمۃ اللہ علیہ سالانہ بین کہیں میں باید و ہست کہ کی از لغم خدا تعالیٰ بر امت مصطفویہ علی صاحبہا
 و آلہ السلام است تا امروزہ سلسلہ کا آثار ان حضرت پیامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منجم و ثابت است و اگر حوا و اصل است
 با و انرا است و بعض افراد اختلاف بودہ است پس صورتیہ صافہ و رابطہ الا نشان و حد میں ان تعصبت و تعظیم و تادب با و ادب
 تہذیب نفس جو ہست و تہذیب و ہست و ہند کی تہذیب الفاظ جیدہ لفظی رسم قرآن ظاہر شد و بعد از ان رسم معینیہ
 گشت و رابطہ سلسلہ ہمیں اس مستحق ہست اختلاف صورتیہ رابطہ ظہر نمیکند الی ان قال و عالمی کرام از رابطہ الا نشان
 و زمر میں اول پہلے لحدیث و حفظ ان و دعای حلیہ و بعد از ان تصنیف کتب قرأت و تفسیر و احادیث ان
 پیدا شد و رابطہ سلسلہ بہ نوع این مورخہ ہست و اختلاف صورتیہ فیست انہی اور ہی مضمون حسب ہائی
 جہالت کا ہر کوئی سمجھتا ہے سمجھ و بیان محبت میں کہیں عربین و مالکان و لغات تحت عموم ہاں البیادہ و حفظ سلسلہ ہست
 حیر اللہ و اکمل ان مثال موجود کتبہ و کتبہ و السخا و فعل المرفوع میں الی ان قال اللہ وہ و لا یجز ان کیوں ذلک فی ظاہر
 الشرع بل ان لہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل فی ذلک و ابقا ان میں سن سنہ منہ ظاہر و ادب و حسن مل ہوا
 ہم کہیں عربین یہ قیام تعظیمی عموم ہم کئی تعظیم ثابت بالقرآن میں داخل ہے تو محمول و فعل معروف ہوا اور کسی

فعل معروف کا جو خصوصیت و تخصیص اس قدر اول میں نہ ہو اور حال کہ فعل معلوم حکم شرعی میں داخل ہے تو وہ خلاف ماحولہ شرعی
 میں داخل نہیں ہو سکتا جیسا کہ صاحب نہایت تصریح کی ہے دوسری وجہ یہ کہ اس قیام میں ایک غلطی نکلتی ہے
 اور وہ یہ ہے کہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایجاد کرنا ایسی چیز کا مستحب ہے حدیث شریف میں اس کی ترغیب
 واقع ہوئی ہے مگر میں فی الاسلام سند حسنہ فعل یہاں بعد کتب مثل اجر میں عمل ہوا ولای نقص میں مجید بھی نہیں تھا کہ علم
 امام قزوینی شرح مسلم اور ملا محمد طبرانی مجمع البحار میں ذیل حدیث مذکور میں لکھا ہے کہ نیک طریقہ جاری کرنا میں خواہ
 اویس کا خود ایجاد ہو اور اسلئے ہاتھ لگا کر نہ ہو گویا ہوتا ہے پس جاری کیا دونوں چیز تو نہیں ہو سکتی تو اب کیا اور طریقہ
 خواہ علم ہو خواہ عبادت خواہ ادب ہو عبارت یہ کہ ان ذلک لعلیم علم عبادہ اور ادب پس ہم کہتے ہیں کہ یہ قیام طریقہ
 حسنہ جاری کیا گیا اور طریقہ کے بنیاد علیہ موجب پرستش و تعظیم ہے وجہ یہ ہے کہ یہ قیام کسی مشرعی کی
 مخالفت نہیں اور ممنوع وہ امر جدید ہوتا ہے جو مخالف ہوا و شامی اس مرتبہ کو قال الامام حماد الاسلام النعمانی ثانی
 المحمود بدقہ تراجم سند مامور بہا اور یافین جواب نو ہر طرف سے عقائد باطلہ فاعلمین عمل مولد کی ذمہ اتر کر کے حکم مستحب
 لگاتے ہیں ان کہتے ہیں کہ یہ لوگ قیام کو دراصل عقائد کرتے ہیں اور نیز جانتے ہیں کہ ولایت علیا کی اس محفل میں
 ہوئی معاذ اللہ اور نیز حضرت کو عالم الغیب بالذات جانتے ہیں سو یہ بے بنیاد باتیں غلط محض ہیں قیام کو ہم محسن
 جانتے ہیں اور ولادت باسعادت کہ خود ملکہ الغیب صائبان کر دیتا ہے کہ فلان سال ماہ ذی الحجہ میں ہونے لگا
 محفل میں معاذ اللہ مذہبی کریم علیہ السلام کو ہم عالم الغیب بالذات نہیں جانتے بلکہ یہ جانتے ہیں کہ کچھ جو علم ہوا اور ہوتا
 ہو وہ ملائکہ کی خبر سانی اور اللہ تعالیٰ کی وحی و الہام و کشف و شہود کر دیتی ہے پس جب اتفاقاً محفل بقیام میں ہوتا ہے
 عقیقہ اور فعل مخالف اصل سنت نہ ہو اپر شائع کیا چوتھی وجہ یہ کہ آثار اہل سنت و اہل بدعت حسن حضرت ابن مسعود
 سے روایت ہے اور اسی میں لفظ ملون واقع ہے لفظ صحابہ یا بعدین غیر وہاں نہیں اور العبرۃ لعموم الفاظ جابر و جابر
 کو کسی طبقہ کے اہل اسلام پسند کر لگی و محمد صبیہ پسند ہو گا لیکن مطلق تو ملون و کامل ہوتا ہے تو لفظ مسلمین سے
 جو مسلمان کل میں وہ ہی مراد ہو گی اس اخیر سے ثابت ہوا کہ عہد صحابہ میں اہل اصحاب کا پسند کیا سوا کسی
 جو درجہ علم و عمل میں کل میں گئے سبط طبع تابعین و تابعین و تابعین میں اور محدثین میں اور مخالف پسند کیا ہو گا
 اور محسن ہو گا جو اپنی مصروف میں اعلیٰ درجہ کے قوت نظری و علمی کہتے ہوں گے اس طرح طبقات مجتہدین
 بعد عامہ مسلمین میں اور مخالف پسند کیا ہو اس میں عہد بعد ہوا کہ جو شخص ممتاز ہوں گے روایت اور روایت میں
 مثل علماء دین ربانہ و مفتیان شرع متین حقائق سوسہ تیسہ م ایسی چیز ہے کہ جیسو احداث اسکا ہوا ہے بڑی
 بڑے علماء دین کو مستحسن فرماتے ہیں پس اہل حق کے مقابل میں دوسرے آدمیوں کا قول جو ہم
 سے انکار کرتے ہیں مسموع نہ ہو گا کیونکہ مطلق میں خود کامل مراد ہوتا ہے اور علمائے کا نہیں شرف و عزا

وجمع الاعیاد وجمع الاجتماع فی خلق الذکر وجمع الخلق لخالق المیلاد وحریم علینا المناقشۃ فیما بیننا وکمال الباعض
 وشیخ المناقشۃ فیما وکمال الاجتماع فی خلق الذکر وجمع الخلق لخالق المیلاد وحریم علینا المناقشۃ فیما بیننا وکمال الباعض
 انحصار الخلق انظم علی الانبیاء بنی ہند وایہدیتیم بعد از صلوة کی لغتقرالی الیاری علیہ الانصاری تمام برادران
 کی خدمت میں عرض کیا کہ مدت اختلاف باہمی در باب میلاد سرور کائنات علیہ علی آلہ الصلوٰت و التحیات
 سنہاتہا و طریق کا تعین متاخر فی پذیردیکہ شیانہ مفرد سے دعا کیا کہ راہ تہا کہ با اللہ کوئی حسب مقبول انام
 خاص عالم سنہ میں ایسی تحریر فرمائیں کہ جس سے یقین اپنی تعصب کے جاسم خبردار ہو کر یا آئین اور حق پرست
 اور منصف خارج اور طالبانِ اہل بیت ہوتی ہر گاہ جہاں سوانح و انون فقیر کے کتاب جو انظم فی بیان حکم ہو گئے
 الاظم دیکھی جکی مصنف محمد و منادوں نے شاہ عبدالحمید الحق محدث جہاں میں الحق اس کتاب کے ہر سہ لکھ لکھ لکھ لکھ
 و اعلیٰ اندر تل بابا اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف و فارق اور کتاب کو فعل مفید و حار و تقیم کہا جاوی تو بہتر
 او کہین نہ ہو مصنف ام ظلہ العالی کہ مستطیر و ما السیظما و شرفیائین علما و فہما و دعا مثل اقبال ہو میں نے
 دلیل و دلائل قبولیت سے یہ کہہ کر و حریم حرم میں شیخ الدلائل میں فقیر کو اہل کی تعریف کی کچھ ضرورت نہیں کہ
 تمام مضامین اس کتاب کے کہ فی فضل و کمال پر اہل بیت علیہم السلام اور صحت عبارات کی خود بخود انوار ساطعہ میں
 ہاں مقصد گزارش ضروری ہے کہ جو کہ مصنف تظلہ نے در باب جوار میلاد و فخر جہاد تحریر فرمایا وہی مسلک
 و فلا ہندستان کشا میر علما کا سلف سے لیکر خلف تک باہمی چاہئے جناب مولانا شاہ عبدالحمید محدث و
 حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث و مولانا شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی و مولانا مولوی احمد علی
 مولانا مولوی مفتی عنایت احمد مولانا عبدالحی رحیم اللہ تعالیٰ و سہ ماہ مولانا مولوی محمد لطف اللہ و مولانا مولوی
 مولانا الحافظ حاج محمد انوار اللہ تعالیٰ کا اسی پر عمل رہا اور سہ ماہ او نیز زیدہ الفضلا و مستطیر و علماء مولانا
 مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ یونیند خاص یونیند میں بارہ محافل میلاد میں شریک ہوئے
 اور بحالت قیام قاری سامعین قیام ہی کیا اور فرما کہ اگرچہ اہل مجلس جیسی چاہئے نہیں پر جبکہ تمام مجلس فکر و ادب
 کی تعلیم کو ادب و شہر کی حالت میں قیام نہ کرنا امر ادبی و خیالی نہیں چاہئے مولانا محمد مناک کی اس قول اور
 فعل پر بہت بحث کروندید باشندگان شہر شاہد میں اسوا اس کے سلا لہذا ندان حد طفوی جامع الشرائع و
 حاجی محمد عابد ہند میں یونیند فی خاص مولانا مودع سے خاص اپنے مکان پر ذکر و ادب شریف بطریق
 کرایا اور شیخ بنی بقیہ فوائی او نیز کہ فضلا مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمت اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور
 کی زبانی کہ قورہ سنا گیا ہے کہ ذکر و ادب با سعادت موجب خیر و برکت ہے اور خاص مولانا بقیہ بعض
 بعض جگہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے چاہئے پیر ہی و جہاں علیہا دیو بند کی جو مولانا کی میرا و مولانا جو

اس امر کے شامہ میں پسینہ جو بعض اشخاص کو لاحق ہوتا ہے وہ بوند کو اپنی تحریرات میں انہیں ذکر و اودت
یا سعادت سے ڈھرنے میں اس سے بچا ہے اور تمام عظیم سے جبکہ وہ سب سے بڑا ہے کہ وہ سب سے بڑا ہے کہ وہ سب سے بڑا ہے
مدرسہ اعلیٰ متہم و بدستور کی احوال و احوال کا اعتبار ہے یہاں ہر مہینہ کے بغوات کا۔ واللہ اعلم
بالصواب والیس المرجع والمآب

تقریظ

جناب مولوی محمد جمیل الرحمن خان صاحب
خلف الصدق مولوی عبدالرحیم خان صاحب مرحوم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن جعلہ حیة الخلق حزنہ للاحالین۔ و اشکر لمن جعل دولہ الی الوری خاتم النبیین۔ والقسطوہ علی من
توکل بخطاب المشرق الکھدک۔ ثم بشیر بشیراۃ و فناء لک و ذکرک۔ و امر بکرمہ عبادہ اللہ بقولہ و ذکرہ
لنعمہ اللہ کیف لا خان اللہ و لکما یتصلون علی النبی مکرما۔ فیا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیا و
جميع الہ و صحبہ الذین نذرنا اعمارہم و ما ملکنا یمانہم فی مرفقاۃ اللہ و حب رسولہ فطوبی لہم۔ اولک حزب اللہ
الان حزب اللہ المفلحون۔ فیکملہ اللہ لہم و لکملہم لایبطلہم لایبطلہم لایبطلہم لایبطلہم۔ و بعد فہذہ رسالۃ
بجانبہ غریبہ بارعہ و مقالۃ انیقہ رشیقہ قارعہ۔ اصلہا ثابت و فرغنا فی المبارکۃ تملک فیہا آیات و
احادیث کالایلۃ القمار۔ یحجب حسن و زانۃ مضامینہا کل لفظا ہر۔ و یغرب حصانۃ یا نہا کل ظالم
فی مجاز مولد البشیر النذیر۔ رزق اللہ شفاعتہ کل صغیر و کبیر۔ تشریح بہا مدد المجتہدین و تحقیق بہا تلویح
المشکرین تتمح بہا نفوس اہل الحق و الوداد۔ و تخرج منها یومون اہل البوار و العناد۔ و لکما فالقہ
لاکما و الذین ینفین۔ عن سبیل الرشاقہ۔ و یجہا خارقہ لا کما و الذین ینفین الی طریق الفساد۔ و لیت شعری
لا دلیل عندہم الجاحدین۔ و ما الحجة عند قوم المانفین۔ و بل لا تخاریم من ہذا الفیل الحسن اصل

وایشان شہوت بالنقل - لا والدیل ہم جاؤا بالشرق البقر عن نبات آخر - محض الحق وداشین - وحق الغرض
 والمیلین - فالبولاء القوم لا یحکمون حدیثا - ولا یعرفون من البیت غیبا - لعمری ان عمل المؤمنین
 الکبیر - موجب لقود درجات النعم علی ان فیہ ارقام الشیطان - وازویا وجب السلال الایمان - کیف لا
 وقد نطق بها العالم الکبیر - الفاضل الفاضل النجیر - الفقیہ الحلیل - والمحدث البلیل - المؤمن الحاج
 محمد عبدالحق الآبادی - البقاء الدینی بسط الایادی - المہاجر بیت الداء الحرام - والزارر ومنتہی
 النجالم - فکدہ مولفنا حث الغنا - ودر صہا جید اصغها - لا ینزع فیضنا عن کل عالم و عامی - واکرم
 من ہدایتہ کل قاصی وادانی - فما اذکی ذمہ الثقیف - وما اشد فکرہ الحصیف - لعلی انہ یخطر بال
 مرة بعد اخرى - وکرہ بعد اولی - ان تحریر مثل ہذہ الرسالۃ لا ینجم - والی بیان ہذہ المسئلۃ لکن
 احتیاج عظیم - الی ان جاد محفوظ بالی مخلتہ من ظہر الغیب بجلتہ الوجود - وکلا بالکلیل الطبع من توفیق
 الملک المعبود - لیتظاہل الرشاد من المیلین - ان ہذا الفعل مقبول مجبوب بین المؤمنین - من
 قدیم الایام الی زماننا الذی قلبہ الخیر من فالحق باراہ المؤمنون حشا ہنوعند الحسن - ولعلہ الذی
 ظلموا علی انفسہم بالانکار - وکشر وافیہ ذیل الاصر - ویتجاوزون فی ذلک شتتا - ویتجدون
 عن طریق المتقیم سخطا - ویتجاوزون اہل اللہ بالقاب اہل الیدعہ والشکر و التبحر - فبجائک
 ہذا بہتان عظیم - انفسی ان یحزن لہم ہذہ الرسالۃ فصل الخطاب - ان نظروا بعین الانصاف
 طالباً للصواب - لان المؤلف سلک فیہا مسلك المحققین - واختار نہیب المتقین - باعدا عن
 التقریط والافراط - آخذ الطریقۃ السداد بالاحتیاط - والدہد ہدی من اشار الی صراط المتقیم -
 ویضل من اشار و ہو حکیم العیلم - ربنا افصح بیننا و بین توسنا بالحق و انت خیر القائلین -
 و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین - صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین - برحمتک

یا ارحم الراحمین

نقطہ آخر عباد اللہ النان عبدہ محمد جمیل الرحمن جان عفی عنہ مدرس اللسان العربی فی مشن کالم و صلی
 قصید عرض حال پر ملا آشت شکستہ ہال بحضور پر نور
 حضرت سرو کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے مقتدر اولیا
 السلام اے حضرت بدر الدجی

الصلوۃ اے میثو اے انبیا
 الصلوۃ اے حضرت شمس الضحی

الصَّلَوة اے سید نور الہدایے
 الصَّلَوة اے سید خیر الورا
 الصَّلَوة اے رحمت للعالمین
 الصَّلَوة اے سرور دنیا و دین
 گر نبوت کے ذات پاکت را وجود
 ہر جہت از ہستی تو ہست شد
 اول آمد نور آخر شد ظهور
 تو نبی بودی و آدم آب و گل
 سید اولاد آدم ذات تو
 فصحت عالم شب و یجور بود
 ذرہ ذرہ نور یاب از حسن تو
 سورہ و لیل و صفت زلف تو
 اے کہ مدحت خداے ذوالجلال
 آنکہ وصف اوست قرآن مجید
 یا نبی اللہ بحال کن نظر
 پردہ افکن از رخ پر نور خویش
 یا بخوان ما را حضور خویش
 تاب تنہائی ندارم بعد ازین
 آرزو دارم ز خاک کوئے تو
 سجده خاک در دربار تو
 گر بنایون بخت من یارے کند
 آن کند زلف مشکینت کجاست
 شوکت سلطان نگر دو ہیج کم
 جان شیرین تلخ شد در بحر تو
 بعد مر و دل گرد بست آید وصال

السلام اے سرور ہر دو سرا
 السلام اے شافع روز جزا
 السلام اے مظہر ذات خدا
 السلام اے باعث تکوین ما
 کن نہ گفتے حقائق ارض و سما
 نیستی را ہستیت آمد فنا
 شد نبات ابتدا و انتہا
 ہیچکس را نیست بر تو ایتدا
 کے میت شد کس را این عطا
 از نور روشن گشت یا بدر البیضاء
 بدرخ پر نور یا شمس الصفا
 و الصفا تفسیر رُوسے دلریا
 از شناخت خامشی حد ثنا
 کیست در وصفش کند چون و چرا
 سو ختم در آتش حبشما
 کز فراق بر لبہ احسان ما
 مخلصی یا بیم زین دار عشا
 از چنین محبوب محبوب خدا
 ہر دو چشم خویش سازم سر سیا
 عاشقان را خوش از ظل جا
 جان بنجا کوئے تو سازم خدا
 تا کہ در قمر بسوئے خاک پا
 ز انفات او سوئے حال گدا
 جام وصلت بخش از ہر خدا
 صد ہزاران جان برین مردن خدا

بحر رحمت ایندی من تشنه کام
 رعد و صلت بر دوزخ شریست
 تاب مجوزے ندارم ساعته
 یا الهی زودتر محشر شو و
 عشق حق در عشق تو دارم مقدر
 قطع به دستیکه در دست تو نیست
 کور چشمی نخواهد دیدت
 در سه سودا تان با واقلم
 یا رسول الله منم بیچاره
 زار دار و آخرت موجود نیست
 منم لم دور دراز و پر خطر
 نه بدستم ز حد و نه حسن عمل
 کار بد حنلاق بد گفتار بد
 هر چه کردم نیست در وی خبر بد
 پر دم از عکرم در شهباز بود
 دانه دانه منتشر کردم بخاک
 خون عمرم به برق لاهوت سوخت
 صرف کردم عمر در لاهوت لعب
 خواب خرگوشم گوشم پنبه کرد
 نفس شیطان و شمنم در پله اند
 دوش منم بر حال زارم گریه کرد
 بار عیال گردنم دو تا نمود
 گرچه غرقاب گشت نامم و لے
 چشم دارم بایمن یارے کند
 از تهیدستی چه باشد خوف و بیم

در تب و تا بم لبه درخ عشق
 من کجا و عده و صلت کجا
 تا بکجه نامم درین رنج و بلا
 تا بچشم سر به بینم آن لقا
 منکرش را لعن گویم بر ملا
 تنگ باد آن باز را هست نامشنا
 کر بود گوشه که نشنید از شما
 دل که بے دردت بود بروی بلا
 بیکس دے یار و یار بے لقا
 بر ز نامم از خیر نل آمد ندا
 بے سرو سنا نامم و بیدست و پا
 از تهیدستی رسد کارم کجا
 خجست باطن را نه حد و انتها
 باریکی تا درو تخم خطا
 هر ز نامم گنج گوهر بے بها
 واسے بر سالم درینا حیا
 بے سرو سلمان شدم مفلس گدا
 نیست در دستم بنجر حرص و هوا
 هیچ نه شنیدم ز پند و کشتا
 نیست جز ذات گر بجائے ما
 ویده آید دوست چون ساز و با
 زین گرانباری سبکدوشم نا
 نیستم بایوس ز امید خجا
 او حیم و من گرفتار بلا
 تو محمد بادشاه اشرف گدا

تقریظ منظوم من تصنیف منشی مجرب صاحب التخاصص رونق



قطعه تاریخ دیگر

چپکی جناب مولانا
داعی جو در نظم ہے
نے ایک سو ست کہا
جو کہ دل ساقی و بزم
ہم تجا یہ کا تار لین
کہ یہ ذکر رسول اکرم ہے
بولار شہنشاہ والہ
بحر حب نبی اعظم ہے
۱۱۳۰ھ

بہ تصنیف کیا عمل اور لکھیں ہے
کس بحر دانش کی یہ در شانی
عجب لکھی ہے یہ کتاب مدلل
روایت قویہ و رایت صحیحہ
بنو اسکو دیکھا تو اصل اسکی بیشک
جو فضل بزرگان ہے وہ مستند ہے
یہ وہ شاہد و ربا جملہ گر ہے
ہر ایک صفحہ کا رخ دل ربا ہے
ہر ایک دائرہ ہے اگر رخ گوھر
جو دیکھے گا صلی علی ہی کے گا
میں اس در نظم سے محروم منکر
لیکن میں وہ ہمیں دلائل قویہ
براہ ہی سمجھے گا ذکر نبی کو
نامے اگر منکر آب بھی تو کیا ہے
نہ منجر سے ہی لایا ابو جہل ایمان
جو میں منکر بزم میلاد کہیں
وہ نامہ انکو اللہ سے یہ باتیں چوڑو
ثبت نبی کی تو ہی اصل ایمان

کتاب ایسی ایک نو دیکھی نہیں ہے
کہ ہر اک ورق دامن گوہرین ہے
مؤلف کو اسکی ہزار فرین ہے
نہیں ایسے خوبی خواہین نہیں ہے
حدیث شریف اور کتاب میں ہے
جو قول مشائخ ہے محکم متین ہے
نہا جسکی خوبی یہ ماہ بکین ہے
ہر اک سطر ایک گیسوی غبرین ہے
تو ہر ایک نقطہ بھی در غمین ہے
کہ جلوہ گر شہر مسلین ہے
کہ یہ در خور گوشل یقین ہے
کہ منکر کو گنجایش اصلا نہیں ہے
جو سا و المصیر اور جو میں القین ہے
ہمیشہ سے انکی تو عادت پوچھ ہے
علاج اس جہالت کا ممکن نہیں ہے
کہ کیسی قوی حجت مشن ہے
کہ ذات اسکی بس ارحم الراحمین ہے
جو یہ ہی نہیں ہے تو کچھ ہی نہیں ہے

قطعه تاریخ منشی رونق

بہت خوب ہے در نظم چپا
کہا جبکہ رونق سے تاریخ کو

قطعه تاریخ طبر اور مولانا قسیم الدین صاحب رضوی عظیم آبادی

کہ ہر قول سکا ہے بس با صواب
کہ در نظم ہے یہ لاجواب

ہوئی جبکہ مطبوع تریہ کتاب
نہا لاق غیب نے دی مجھے

